ونشیں گفتار

364

عبدالرحمن غوّر

بلوچی ثقافت کا عوامی ورثہ

وشیں گفتار

(میٹھے بول)

بلوچی زبان کی ضرب الامثال

عبدالرحمٰن غور

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

© بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

کتاب کا نام	:	وشیں گُفتار
مؤلف	:	عبدالرحمٰن غور
کمپوزنگ	:	گوہرام بلوچ
ڈیزائننگ	:	نذر بلوچ
پروف ریڈر	:	محمد پناہ بلوچ
پبلشر	:	بلوچی اکیڈمی کوئٹہ
اشاعت اوّل	:	1969
اشاعت دوئم	:	2014
تعداد	:	500
قیمت	:	100

ISBN : 978 - 969 - 8557 - 95- 9

انتساب

بلوچ قوم کے نام!

جس کی فطرت میں آج بھی وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں
جو اسلام نے اب سے قریباً ودیعت کی تھیں!!

عبدالرحمٰن غور

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	اظہار خیال	8
2	پیش لفظ	9
3	حرف محرمانہ	14
4	قوم کے ادب کا مطالعہ و تجزیہ	17
5	بلاغت	18
6	کردار	22
7	قومی تصور	27
8	نیکی اور بھلائی	32
9	بہادری	34
10	عشق محبت اور دوستی	37
11	عورت	43

12	مرد	47
13	جنگ اور امن	51
14	بھوک	55
15	حیا	60
16	جدوجہد	63
17	احتیاط اور دور اندیشی	67
18	شخصیت اور ذات کی تعمیر	71
19	سخاوت اور رنجش	74
20	اقوال و امثال	77
21	واقعاتی کہاوتیں	83
22	شعری کہاوتیں	92
23	مُنتخب ضرب الامثال	98
24	ثقافتی ضرب الامثال	109

اظہار خیال

بلوچ ثقافت کا عوامی ورثہ ''وشین گفتار'' میٹھے بول محترم عبدالرحمن غور بلوچی ضرب الامثال کی کتاب جو کہ ادارہ ادب بلوچستان قلات اسٹریٹ ہدہ کوئٹہ کی جانب سے 1969ء میں شائع ہوئی۔ اب ناپید ہو چکی ہے۔ اس نایاب کتاب کے مسودے کی فراہمی اور شائع کرنے کی اجازت پر ہم ان کے فرزند ارجمند جناب حبیب رند کے مشکور اور ممنون ہیں۔

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ نے قارئین اور محققین کے جستجوئے علم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ان کو اکیڈمی کی یہ کاوش پسند آئے گی۔

ادارہ

پیش لفظ

ہر تہذیبی معاشرہ ایک مخصوص مقام پر ایک خاص دور میں جنم لیتا ہے لہذا اس میں اس دور کی تہذیبی خاصیتیں محل ووقوع، آب وہوا، یہاں تک کہ اس خطہ زمین کی طبعی خاصیتیں اور قدرتی پیداوار بھی اس پر اثر انداز ہوتی ہیں اور جو افراد اس معاشرہ کے سر کردہ ہوتے ہیں۔ ان کے مخصوص رجحانات وخیالات اور جسمانی وروحانی صلاحیتیں جہاں خود اثر قبول کرتی ہیں۔ وہاں اسکو متاثر بھی کرتی ہیں اور ان عناصر سے جو فطری ماحول پیدا ہوتا ہے وہی اس معاشرہ کو تشکیل دیتا ہے۔

بلوچ معاشرہ کو جن محرکات وعناصر نے تشکیل دیا، وہ خاص قبائلی تہذیب و ثقافت کی پیداوار تھے۔ یہ اصول ہے کہ کوئی معاشرہ خود تشکیل پذیر نہیں ہوتا بلکہ اسکے افراد کی ذہنی وجسمانی کیفیات اور فطری ماحول اسے جنم دیتا ہے۔ چونکہ بلوچ معاشرہ کی ذہنی تربیت اور فطری ماحول قبائلی نظام کا مرہون منت رہا ہے، اس لئے یہ معاشرہ بھی ایک مخصوص تہذیب وثقافت کا حامل رہا ہے۔ اسکے اپنے تصورات اور رسومات ہیں، اپنی

ایک الگ طرزِ معاشرت ہے اور اسکے ادب اور فنون لطیفہ میں بھی اسکی ایک علیحدہ انفرادیت ہے۔ یہی انفرادیت بلوچی زبان کے کلاسیکی اور لوک ادب میں نمایاں ہے اور بلوچی پہیلیاں اور ضرب الا مثال اسکی صحیح نمائندگی کرتی ہیں۔

جدید تحقیق کے مطابق اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تاریخی لحاظ سے بلوچ سامی الاصل ہیں لیکن اسلام انکے رگ و پے میں اسقدر سرایت کر چکا ہے کہ جس سے ہم صاف طور پر کہہ سکتے ہیں کہ وہ پُرانے مسلمان ہیں دراصل بلوچوں کی ثقافت کا محور اسلام ہے چونکہ اسلامی ثقافت میں بھی اختلاف اور تنوع ہے لہذا اس تنوع کی وجہ سے مختلف علاقوں میں آباد مسلمانوں کی ثقافت ایک منظم ضابطہ حیات اور تصورات کے باوجود علاقائی حیثیت کی حامل بھی ہے اور اس علیحدہ علاقائی حیثیت کی وجہ سے بلوچ معاشرہ کی ایک انفرادی ثقافت ہے یہی ثقافت اسکے ادب اور معاشرت پر اثر انداز ہوتی رہی ہے جسکی وجہ سے اسکی ایک جداگانہ تہذیبی حیثیت حاصل ہے چنانچہ دنیا کی مہذب زبانوں کی طرح بلوچی زبان کی کہاوتیں (ضرب الا مثال) بھی اپنی ایک جداگانہ معاشرتی و ثقافتی حیثیت رکھتی ہیں انہیں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق اظہار خیال پایا جاتا ہے۔

بلوچی زبان میں ضرب المثل کو مثل، متل اور بتل بھی کہتے ہیں یہاں جو ضرب الا مثال پیش کی جا رہی ہیں، وہ جہاں بلوچی تہذیب و ثقافت کے ہر پہلو کی عکاسی کرتی ہیں۔ وہاں عام انسانی زندگی کے لئے بھی اتنی ہی مفید و کارآمد ہیں، کوئی کسی ضرب المثل نصیحت اور عبرت کا پہلو لئے ہوئے ہے اور اگر کسی ضرب المثل میں گہرا طنز ہے تو کوئی

ضرب المثل کسی انسانی کردار کو پیش کرتی ہے۔ غرضیکہ یہ ضرب الامثال اپنے طور پر ہر شعبہ حیات کی عکاس ہیں۔

ضرب الامثال در حقیقت لوک ادب کا ایک حصہ ہے، اسلئے انکی تخلیق میں اکثر عوام کے خیالات و تجربات کارفرما ہوتے ہیں لیکن کہیں عوامی شاعر کے کسی مقولہ کو بھی ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بلوچی زبان کے بعض عوامی شعرا کے مقولے بھی ضرب المثل بن گئے ہیں۔ کہیں ایک مصرعہ اور کہیں پورا شعر ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے، یہ کیفیت اردو زبان کی ضرب الامثال میں بھی موجود ہے، چنانچہ اس سلسلے میں یہاں جناب ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی کے ایک مضمون ''غالبؔ کی شاعری میں قرآنی تلمیحات'' (جو سیارہ ڈائجسٹ کے قرآن نمبر میں شایع ہوا ہے) کچھ اقتباس پیش کیا جاتا ہے ڈاکٹر موصوف غالب کے اشعار کا تعارف کراتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں۔

''ان بہت سے اشعار میں شاعر نے اپنی فکرِ رسا سے نتائج اخذ کرنے میں غیر معمولی ذہانت اور حقیقت کیساتھ پروازِ تخیل سے کام لیا ہے۔ ان میں بعض اشعار تو ایسے ہیں جو ضرب المثل ہیں جو ضرب المثل بن چکے ہیں''۔

اس حقیقت کے ثبوت میں فاضل مضمون نگار نے غالبؔ کے مندرجہ ذیل اشعار پیش کیے ہیں ۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

کیوں نہ فردوس کو دوزخ میں ملا لیں یا رب
سیر کے واسطے تھوڑی سی فضا اور سہی

طاعت میں تار ہے نہ مئے انگبیں کی لاگ
دوزخ میں ڈال دو کوئی لے کر بہشت کو

دیتے ہیں جنت حیات دہر کے بدلے
نشہ بہ اندازہ خمار نہیں ہے

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ حقیقت نیوش ہے

دراصل غالبؔ کی طرح اکبرالہ آبادی اور اقبالؔ کے بھی بعض اشعار ضرب المثل بن گئے ہیں۔ بلکہ اردو ادب میں تو ''زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو'' اور دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام ہو گیا۔ کی طرح کے کئی مصرعے ضرب المثل کے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ بلوچی زبان کی ضرب الامثال میں بھی کئی اشعار اور مصرعے ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔

بلوچی ضرب الامثال کے اس مجموعہ ''وشیں گفتار'' کی اشاعت کے لئے میں اپنے ایک مہربان محترم جناب میر محمد ابراہیم زہریؔ بلوچ کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی مصروفیتوں کے باوجود ہر طرح تعاون فرمایا اور انکی مخلصانہ معاونت سے یہ کتاب اشاعت پذیر ہوئی، اس بارے میں رفیق محترم جناب ملک احمد شاہ لہڑی بلوچ بھی لائق تحسین ہین کہ انہوں نے اس مجموعہ کی تکمیل کے مرحلہ کو میرے لئے آسان بنا دیا۔ ورنہ مجھے اس کی تکمیل و اشاعت کے لئے شاید کچھ عرصہ اور انتظار کرنا پڑتا۔ اللہ تعالیٰ ان مخلص احباب کو ہمیشہ سلامت رکھے!

بلوچی ضرب المثل کی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں جن اہل قلم احباب نے تعاون فرمایا ان میں جناب میر محمود خان مری، جناب میر فیض محمد مری، جناب میر غوث

بخش صابر، میر صورت خان مری، میر فقیر بخش مجتی، جناب ملک محمد رمضان بلوچ، جناب میر چاکر خان بلوچ اور جناب میر غفار ندیم بلوچ خاص طور پر قابل ستائش ہیں کہ انکے پر خلوص تعاون اور نیک مشوروں سے اس مجموعہ کی تکمیل ہوئی۔

میری یہ کوشش رہی ہے کہ اس مجموعہ میں بلوچستان کے مشرقی اور مغربی حصہ کے بلوچوں کی ضرب الامثال شامل کی جائیں چونکہ میں مغربی علاقہ کی بلوچی زبان سے زیادہ واقف نہیں ہوں اسلئے وہاں کی ضرب الامثال مشرقی علاقہ کی نسبت کم ہیں انشاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی ہو جائیگی۔

اس مجموعہ کی اشاعت کا سہرا شاید بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کے سر ہوتا اور یہ اسی کا منصب تھا۔ لیکن اسے کیا کہا جاے کہ اس فعال ادبی ادارہ پر چند نامور بلوچ ادباء کی اجارہ داری ہے اور انہی کی کتابیں چھپتی ہیں اس لئے ''وشیں گفتار'' کو وہاں شرف قبولیت حاصل نہ ہوسکا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی اشاعت کے لئے ایک ایسا ذریعہ پیدا کر دیا جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔

بلوچستان میں اردو زبان کے نامور شاعر جناب نثار احمد محشر رسول نگری نے اس مجموعہ کی ترتیب وطباعت میں مکمل تعاون فرمایا ہے انکی اس پر خلوص نوازش کا ممنون ہوں

10 دسمبر 1969ء

عبدالرحمن غور بی بلوچستان (پاکستان)

حرفِ محرمانہ

کسی زبان کی ضرب الامثال سے اس زبان کو بولنے والی قوم کی ثقافتی اور نسلی روایات کا معلوم کرنا آسان ہو جاتا ہے اور یہ جاننے میں بڑی مدد ملتی ہے کہ اس کے معاشرے کی تشکیل میں کونسے عناصر کام کرتے رہے ہیں۔ بلوچ قوم اپنے اصل کے اعتبار سے سامی النسل ہے ہی لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد بلوچ معاشرے کی تشکیل خالص اسلامی ثقافت کے تحت ہوئی ہے۔ اور خاص عربی روایات سے اس قوم کا ثقافتی اور تہذیبی دامن مالا مال ہے، وہ عربی روایات جن کو اسلام نے نئی جلا دے کر عالم انسانی کے لئے سرمایہ زندگی بنا دیا۔

اسلام سے قبل عربوں میں صدیوں سے قبائلی نظام رائج تھا۔ اسلام نے اس نظام کو توڑا نہیں بلکہ قائم رکھتے ہوئے اپنے اندر مدغم کر لیا۔ اس طرح ایک عالمگیر نصب العین دے کر عربوں کی قومی خصوصیات کو آفاقیت کے رنگ میں رنگ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکی خودی قائم نہ رہی اور ان کے قبائلی عوامل نے کلمۃ الحق کی سربلندی کیلئے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے چونکہ ہمارے ذہن مغربی جمہوریت کے غیر اسلامی افکار

سے مسموم ہو چکے ہیں اس لئے ہمیں ہر پرانے نظام میں کیڑے ہی کیڑے نظر آتے ہیں حالانکہ مغربی جمہوریت ''عوام کی مرضی'' کے جس داعیے کو لیکر اٹھی تھی، وہ داعیہ آج تک کسی ملک میں پورا نہیں ہوا۔ اسی لئے اقبالؒ جیسے جدید اور انقلابی مفکر کو بھی صاف الفاظ میں کہنا پڑا۔

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں　　　بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

بلوچ قوم نے عرب کے صحراؤں سے نکل کر بہت سے نشیب و فراز دیکھے لیکن وہ جہاں بھی گئی اس نے اپنے قبائلی نظام کو علاقائی اثرات سے محفوظ رکھ کر برقرار رکھا اور یہی وجہ ہے کہ آج ہم اس کو اپنی پوری انفرادیت کے لباس میں زندہ و پائندہ دیکھتے ہیں۔ اس قوم کی پسماندگی کا سبب اس کا قبائلی نظام نہیں بلکہ یہ ہے کہ امتدادِ زمانہ کے باعث اس نظام سے اسلام کی انقلابی روح نکل گئی۔ یہ حقیقت بلوچی کے ضرب الامثال سے ظاہر ہے کہ اس قوم کا خمیر اسلام ہے اور اسلام ہی اسکی نشاۃ ثانی کا باعث بن سکتا ہے۔

بلوچستان کے مشہور شاعر و ادیب عبدالرحمن غورؔ نے بڑی کاوش کے ساتھ اس مجموعے میں بلوچی کی بہت سی ضرب الامثال جمع کر دی ہیں جن سے یہ تاریخی حقیقت حیرت انگیز طور پر ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کے طفیل یہ قوم کس قدر عملی اقدار کی حامل رہی ہے اور آج بھی اس کا قومی کردار اور اس کی مخصوص روایات اخلاقِ اسلامی کی آئینہ دار ہیں اگر اس قوم کی اجتماعی تربیت اسلامی طرز پر از سرِ نو کر دی جائے تو یہ بہت جلد آفاقی حیثیت اختیار کر سکتی ہے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

مجھے یقین ہے کہ بلوچ نوجوانوں کے لئے بلوچی کی یہ ضرب الامثال چراغِ راہ ثابت ہونگی۔ غمؔور صاحب یقیناً داد و تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بلوچ قوم کے اس گنجِ گراں مایہ سے دوسری دنیا کو مستفید کرنے کی سعی مشکور کی ہے۔ توقع ہے کہ ان کی یہ کاوش مزید علمی تحقیق کا موجب ہوگی۔

محشرؔ رسول نگری

مطالعہ و تجزیہ

کسی قوم کے ادب کا مطالعہ و تجزیہ جہاں اس کی تہذیب و ثقافت پر روشنی ڈالتا ہے وہاں وہ اس قوم کی آزادی اور زندگی سے گہری وابستگی اور دلچسپی کا پہلو بھی اجاگر کرتا ہے۔

آج سے کئی سو سال پہلے کا بلوچی ادب اسی حقیقت کا آئینہ ہے کہ اس دور کے فہیدہ لوگوں نے اپنی فکر و نظر کا بہت بڑا حصہ شعر و ادب کی تخلیق کی نذر کیا تھا۔ اس لئے فکری صداقت اور فنی خلوص جس آن بان سے بلوچی ادب میں ملتا ہے، دنیا کا کوئی ادب اس کی مثال پیش نہیں کرسکتا اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بلوچی زبان کے قدیم شعرا و ادباء نے اکثر ان چیزوں کو موضوع سخن بنایا جو اس دنیا میں حقیقتاً اپنا ایک وجود رکھتی ہیں چنانچہ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہر قدیم بلوچ شاعر نے اپنے محسوسات کو شعر میں ڈھالتے وقت حقائق کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ وہ چڑیوں کی چہکاروں اور کبوتروں کی غٹرغوں کو اپنے نغموں سے اُبھارتا ہے، برف کو دیکھ کر اسے اپنے محبوب کی سرد مہری یاد آجاتی ہے، پھول کو دیکھ کر محبوبہ کی مسکراہٹ کا تصور یاد آجاتا ہے غرضیکہ فطرت کے ہر مظہر کو وہ اپنی شاعری کا جزو بناتا ہے۔

بلاغت

بلاغت کی ایک علامت یہ ہے کہ کسی وسیع بات کو انتہائی مختصر انداز میں پیش کیا جائے۔ بلوچی ادب کی بلاغت کا یہ عالم ہے کہ بلغض موضوع جو اپنے مفہوم کے اعتبار سے بے شمار الفاظ کے محتاج ہیں، انہیں چند الفاظ میں نظم کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں جو اسلوب بیان استعمال کیا گیا، وہ کچھ اس قدر موثر ہے کہ اس پر روح بے اختیار جھوم اٹھتی ہے۔ خاص طور پر بلوچی زبان کی پہیلیوں اور ضرب الامثال میں جو بلاغت اور انداز بیان موجود ہے وہ شاید ہی دنیا کے کسی ادب میں ہو۔ درحقیقت بلوچوں کے مجموعی فکر کا بہت بڑا حصہ بلوچی ضرب الامثال کی صورت میں ان کی ''فکری بلوغت'' کی نشاندہی کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ ان ضرب الامثال نے زندگی کی ہر حقیقت کو اس کی تمام رعنائی کے ساتھ اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے بلوچی ضرب الامثال کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان میں غلو اور تصنع کا نام نشان نہیں۔ عوامی شاعر کے محسوسات جن چیزوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ وہ ان کے مادی حقائق بھی سامنے لاتے ہیں اور اس طرح وہ جو بات ضرب المثل کی شکل میں پیش کرتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس کا اظہار کیا ہے وہ گویا

اس پر گزری ہے اور اس نے محض اپنی سحر بیانی سے اسے زندہ جاوید بنا دیا ہے۔

ضرب المثل '' جسے کہاوت '' بھی کہتے ہیں اس کے متعلق یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ کسی مخصوص زبان بولنے والوں کی نہ صرف افتادِ طبع کی نشان دہی کرتی ہے بلکہ ان کے رسم و رواج، جغرافیائی حالات، اور تہذیب و ثقافت کے کسی ایک پہلو کی نمائندگی بھی کرتی ہے، اس لئے ہم اسے بالواسطہ شہادت کے طور پر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ دراصل زبان اس کے بولنے والوں کے سینے یا '' ادبِ عالیہ '' میں محفوظ و موجود ہوتی ہے اور جو زبان اتنی ترقی یافتہ ہو کہ اس میں '' ادب عالیہ '' کا ذخیرہ بھی موجود ہو۔ وہ شخصی سند اور تنقیدی جا نزوں سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔

بلوچی زبان میں دنیا کی دوسری زبانوں کی طرح، رومانی داستانیں، لوک گیت، بلند پایہ شاعری اور منظوم پہیلیاں، ضرب الامثال، غرضیکہ ہر صنف ادب کے شاہکار موجود ہیں یہاں تک کہ '' کلاسیکی ادب '' جسے ہم ادب عالیہ بھی کہتے ہیں اور جس سے قومی و ثقافتی مظاہر اور تقاریب کی نمائندگی ہوتی ہے بلوچی ادب کے سرمایہ میں اس صنفِ ادب کے عظیم شاہکار بھی ملتے ہیں۔

بلوچی زبان کی ضرب الامثال دنیا کی دوسری مہذب زبانوں کی ضرب الامثال کی طرح دلچسپ ہیں اور زندگی کے ہر پہلو کی عکاسی کرتی ہیں۔ لیکن وہ ساتھ ہی ایک جداگانہ معاشرتی و ثقافتی حیثیت کی حامل بھی ہیں، اور اُن کے مطالعہ سے بلوچی تہذیب و ثقافت کی تمام خوبیاں اور مظاہر ہمارے سامنے آ جاتے ہیں۔ دراصل ضرب

الامثال قوم کا تہذیبی وثقافتی ورثہ ہوتا ہے۔ انہیں کوئی ایک شاعر ہی نہیں بلکہ اکثر قوم کے بڑے بوڑھے اور دانا لوگ ہی اپنے تجربات ومشاہدات کی بناء پر تخلیق کرتے ہیں۔ یہاں ان ضرب الامثال کو پیش کیا جاتا ہے جس سے بلوچی تہذیب وثقافت کے کسی ایک پہلوکی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔

بلوچ فطری طور پر غیور اور محنت کش واقع ہوئے ہیں، ان کی گزر بسر کا انحصار گلہ بانی، کاشتکاری اور محنت ومزدوری پر ہے۔ یہاں تک کہ جب اُن کے ہاں کئی سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ جاتا ہے علاقہ غیر آباد ہو جاتا ہے تو وہ نقل مکانی کر کے خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور قافلہ در قافلہ سندھ کے آباد علاقوں میں چلے جاتے ہیں اور وہاں فصل کی کٹائی کے موقع پر محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں اور دنیا کے دوسرے خانہ بدوشوں کی طرح بھیک نہیں مانگتے، یہ فعل ان کے نزدیک نہایت ہی معیوب ہے چنانچہ اس بارے میں چند ایک ضرب المثل مشہور ہیں جو "گدائی" کو معیوب قرار دیتی ہیں۔

ھمائیں ءَ کہ پھنڈغ نغن واڑتھ
آہیں وست ءَ ٹوڑی نہ وئیث

ترجمہ:
جس نے بھیک مانگ کر روٹی کھائی

اس سے کبھی محنت کا کام نہیں ہوسکتا

ے

پنڈگی وشیاں لال کمیث
اے دوری ءَ نہ ویث!

ترجمہ:
مانگی ہوئی گھاس سے اچھی لال گھوڑی
یہ کبھی توانا نہیں ہوسکے گی!

بھیک کی مذمت میں اس سے بھرپور طنز اور کیا ہوسکتا ہے؟

ے

پھث پہ پھنڈغ
بچھ پہ بور، تھاشغ

ترجمہ:
باپ بھیک مانگتا ہے
اور بیٹا گھوڑا دوڑاتا ہے

کردار

کردار انسانی زندگی کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں کسی انسان کے اقوال و افعال صحیح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ دراصل نیک اور فعال قسم کے کردار ہی سے اخلاق، تمدّن اور معاشرہ کو تقویت ملتی ہے بلوچ معاشرہ میں بھی کردار کو اہمیت حاصل ہے، اس میں حق گو، بہادر اور مخلص، انسان کو قدر و منزلت کے اعلیٰ مقام کا حقدار اعلیٰ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس معاشرہ میں مجلسی زندگی سے لے کر رزمیہ زندگی کے ہر گوشہ تک کردار کی عظمت و تابانی پائی جاتی ہے ذیل کی ضرب المثل بلوچ معاشرہ میں کردار کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

؎

آں مڑد کہ شہذان ءَ وارنت

جوراں ظرور بہر ءَ کنت

ترجمہ:

جن دوستوں نے مل کر شہد کھایا ہو

وہ زہر ہلاہل بھی بانٹ کر کھائیں گے

ے

آں مرد کہ بہاں باہوتاں
نیم روش ءَ نہ ریشاں وہاواں (۱)

ترجمہ:

جو کسی کو اپنی امان میں لیتے ہیں وہ
دو پہر کو غفلت کی نیند نہیں سوتے

ے

شغان مردم ءَ ژہ تیغاں دے ودھی زُریت

ترجمہ:

طعنہ مرد کے لئے تلوار سے زیادہ
کاٹ رکھتا ہے

---

(۱) اے یہ ضرب المثل اس طرح بھی آں مرز کہ جنت بگاں نیم روش ءَ نہ ریشاں وہاواں
یعنی جو دن دہاڑے اونٹوں کے گلوں کو لوٹتے ہیں وہ دو پہر کو غفلت کی نیند نہیں سوتے۔ یہ مثال دونوں طرح درست ہے۔ البتہ پہلی مثل بالا ہی کی ہے

گوں ماہ ءَ ہندے ماہ بۓ
گوں دیگ ءَ ہندے سیاہ بۓ

ترجمہ:

حسن کے ساتھ بیٹھوگے حسین بنوگے
دیگ کے ساتھ بیٹھوگے سیاہ ہوجاؤگے

خرمئی سُر میاں مچار
اشتر بی دیم ءَ پچار!

ترجمہ:

انسان کو گدھے کی طرح نیچے پاؤں کی طرف نہیں بلکہ اُونٹ کی طرح سامنے نگاہ رکھنی چاہیے

سردار کہ دُز ءَ یار بیت
ناموس و ننگی گار بیت

ترجمہ:

سردار جب چور کا دوست بن جاتا ہے
تو ننگ و ناموس ختم ہوتا ہے

ے

بر ہمائی ء کہ پر تو بریت!

ترجمہ:

اس کے لئے مرد جو تمہارے لئے جان دے سکے

ے

مڑد پہ اندامی جُوان انت

ترجمہ:

مرد کو موقع و محل کا خیال رکھکر قدم اٹھانا چاہیے

ے

مزار ءِ دست کس ء نہ ششتگ ءَنت

ترجمہ:

شیر کے ہاتھ کب کسی نے دُھلائے ہیں؟!

؎

شف کہ تہار انت، دے ماث و گوہار ظاہر انت

ترجمہ:

رات اگر تاریک ہے تو کیا ہوا ماں بہن میں تمیز ہو سکتی ہے!

؎

گندیم سا شنز دے آف واڑتھ

ترجمہ:

گندم کی فصل کے طفیل چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں کو بھی پانی مل جاتا ہے!

؎

ہر مُرغے وثی بالیں

ترجمہ:

ہر پرندے کی اُڑان اپنی ہوتی ہے

؎

دُروگ ءِ منزل گونڈ انت

ترجمہ:

جھوٹے کی منزل نزدیک ہوتی ہے

قومی تصور

قوم کا تصور ہر معاشرہ میں اپنے ماحول اور مقامی حالات وکوائف کے مطابق تشکیل پاتا ہے ویسے یہ ایک حقیقت ہے کہ جو قوم اعمال وکردار کے اعتبار سے پست ہوگی، وہ زندگی کے شعبہ میں پسماندہ و درماندہ رہیگی۔ اس سے ثابت ہوا کہ قوم کی تشکیل وتعمیر اعلیٰ کردار اور صالح وصحت مند افکار ونظریات کی مرہون منت ہے۔ دراصل معاشرتی بدکرداریوں کے خلاف جہاد کے نتائج قوم میں بلند کردار اور ''عمل صالح'' کی تخلیق وترویج کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں بلوچ معاشرہ میں قوم افراد کے متعلق جو واضح تصورات پائے جاتے ہیں۔ ذیل کی ضرب الامثال ان کی نمائندگی کرتی ہے۔

قوم پہ مرغاں گار نہ بنت
گوں کھرغاں گار ء بنت

ترجمہ:

قوم (افراد) کے مرنے سے ختم نہیں ہوتی
بلکہ بے راہ روی سے ختم ہوجاتی ہے

ہے

جوانیں کس ءَ بہر نہ ختغت

ترجمہ:

اچھے اور بلند کردار آدمی کسی ایک قوم کی میراث نہیں ہوتے!

ہے

بعائیں مڑد ءَ تیغ دہ نہ بُرنت

ترجمہ:

میدان سے پیٹھ دکھانے والے (بھگوڑے) کو تلوار بھی نہیں کاٹتی

ہے

زحم جنائی او ساہ ءَ برحالی ءَ
ہر دوئیں مڑد ءَ را ءَ نہ دنت دالی

ترجمہ:

میدان جنگ میں تلوار چلانا اور جان کی سلامتی چاہنا
یہ مرد کے لئے زیب نہیں دیتا

ہے

مروغ مڑداں پہ پڑے واۓ
بغائی گندغیں ڈاۓ

ترجمہ:

لڑنا مردوں کا کام ہے لیکن
بُزدلی دکھانا بہت بُری بات ہے

نالائقی

نالائق اور نکمے لوگوں کو ہر سوسائٹی اور معاشرہ میں بُری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھر والوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے بوجھ ہیں کوئی بھی انہیں اچھا نہیں سمجھتا "بلوچ معاشرہ" میں بھی ایسے لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ذیل کی ضرب الامثال اس بات کا بیّن ثبوت ہیں

لغور ءُ کش ءِ دے خدا بیزارئیں

ترجمہ:

نکمے اور کام چور سے خدا بھی بیزار ہے!

کار کئے بنجانی، لغور پہنادی کھنت

ترجمہ:

جب کسی کام کا وقت آتا ہے تو نکما آدمی وہاں سے کھسک جاتا ہے۔

ے

وان ڈگار سارتھیں ونگل و بازار کھشت
طرہاں کھلنت، بٹاکاں باز و ونت
ترجمہ:

جب تک زمین ٹھنڈی (امن وامان میں) ہے نکمّے اوراوباش نوجوان مزے سے ٹہلتے ہیں طرّوں کو بلند رکھتے اور بڑھک مارتے ہیں

ے

لغور نئے رمی ئے راہ دا
ترجمہ:

بُز دل نہ لڑ سکتا ہے نہ لڑا سکتا ہے

ے

کار کئیت نجی رہ
گڑا کھلّیت بستغین گوبارا
ترجمہ:

جب کوئی کام تکمیل کے قریب ہوتا ہے تو نالائق شخص اس بنے ہوئے کام کو ادھورا چھوڑ دیتا ہے

نیکی اور بھلائی

دُنیا کے ہر مہذب معاشرے میں نیکی اور بھلائی کے تعلق کچھ مفید خیالات
اقوال پائے جاتے ہیں بلوچ معاشرہ میں بھی نیکی اور بھلائی کی تلقین کرتا ہے چنانچہ ا
بارے میں چند ضرب الامثال پیش کی جاتی ہیں ان کے مطالعہ سے صحیح اندازہ ہو سکے گا
بلوچ معاشرہ میں نیکی کو کیا درجہ حاصل ہے۔

نیکی ء گوجا کھنئے
روشے نندی من سر ساہ ء

ترجمہ:
نیکی کسی مرد کے ساتھ کرنا چاہیے تاکہ دکھ کے وقت
آدمی اس کے سایہ میں بیٹھ سکے!

نیکی ء نہ ویت گوں گار ء
توڑ ہمیں ماند ء وتار ء

ترجمہ:

نالائق سے نیکی نہیں ہوسکے گی چاہے
اس کے لئے کوئی کتنی ہی قربانی کرے

ے

نیکی ءَ کس ءَ را مہ گش

ترجمہ:

نیکی اس طرح کر کہ اس کا کسی کو علم نہ ہو

ے

نیک مَرد ءَ بد مہ بی

ترجمہ:

نیک آدمی سے بُرائی مت کر

ے

زرّاں ندے زر زوالی
کہ زر واتعیں براث نہ ونت

ترجمہ:

جس شخص کو پیسوں سے خریدتے ہو
وہ تمہار بھائی نہیں بن سکتا

بہادری

بہادر اور جیالے ہر قوم اور معاشرہ کے لئے محافظ ننگ و ناموس ہوتے ہیں انہیں نہ صرف قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ ہر طرح ان کی حوصلہ افزائی اور عزت و توقیر ہوتی ہے۔ بلوچ ہر قوم کے بہادروں کی عزت کرتے ہیں اور ان کے کارناموں کو سراہتے ہیں اپنے بہادر اور جیالے نوجوانوں کو تو اپنی آنکھوں پر بٹھاتے ہیں نہ صرف ان کی عزت اور احترام کرتے ہیں بلکہ ان کے بہادرانہ کارناموں کو نظیر و مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہاں چند ایسی بلوچی کہاوتیں دی جا رہی ہیں۔ جو بلوچ بہادروں کے احترام اور کارناموں کے بارے میں کی گئی ہیں

؎

دیزو دیما بنگلیں ورنا ء مرنت

ترجمہ:

میدان جنگ کی زینت بہادر نوجوان ہی بنتے ہیں

؎

جستیغ بلوچی چھو نہ ایں

ترجمہ:

بہادر بلوچ پیٹھ نہیں دکھایا کرتے

ے

زہم ءَ و نام ءَ وز آر

ترجمہ:

تلوار اٹھا بہادر بن اور نام پیدا کر

ے

من ہر شکست ءَ شا پنت زرتں

ترجمہ:

میں نے ہر شکست سے نصیحت حاصل کی ہے (چاکر رند)

ے

ہوتاں وتی گنڈیں رغام

گواریں تھو گو وَ بُوتھ

ترجمہ:

بہادر اپنی بہادری برتے ہوئے

بادلوں کی طرح ساتھ لے گئے

ے

جنگے نہ داھتم تولغی
شیری ءِ بوریں ھتم بدی

ترجمہ:

میں گیدڑ کی طرح نہیں لڑا بلکہ
دشمن کو شیر کی طرح پچھاڑا ہے
(بالاچ)

ے

در جنگ ءِ کھیے نندی
کھناں چھو کہ جہاں گندی
(رحم علی)

ترجمہ:

جنگ سے کون دور رہ سکتا ہے
ہم ایسا لڑینگے کہ دنیا دیکھے گی!

عشق ومحبت اور دوستی

عشق ومحبت اور دوستی کے متعلق دنیا کی ہر سوسائٹی اور معاشرے میں مختلف اقوال ونظریات پائے جاتے ہیں۔ بلوچوں میں بھی عشق ومحبت اور دوستی کے لئے بہت کچھ موجود ہے، ان کے ہاں دوستی کا ایک معیار ہے۔ یہاں کچھ ایسی کہاوتیں پیش کی جارہی ہیں۔ جو بلوچوں کے نظریہ عشق ومحبت کی وضاحت کرتی ہیں۔

؎

کے وتی کہنیں انبلو یلاں
پہ بدو آنی گشتن ءَ کھلّی

ترجمہ:

دشمنوں کے کہنے پر اپنے پُرانے
دوستوں کو کون چھوڑ سکتا ہے؟

؎

کہنیں آف ءَ کس نہ ریشی نوخیں آفانی گل ءَ

ترجمہ:

تازہ پانی کی خوشی میں کوئی باسی پانی کو نہیں گراتا

ے

مولد، غلام ءَ یاری
ہور ما کلّر ءَ گواری

ترجمہ:
لونڈی اور غلام سے دوستی کلری (سیم و تھور) زمین میں بیسو و بارش کے مصداق ہے

ے

زائفغ ءَ عشق گوں گوشین
مرد ء عشق گوں چشمیں

ترجمہ:
عورت بغیر دیکھے محبت کرتی ہے
مگر مرد ہمیشہ دیکھ کر محبت کرتا ہے

ے

دل کوتلی چی ء نہ آیت

مهر پہ بہا گپت نہ بیت (شہ مرید)

ترجمہ:

دل کوئی ایسی شے نہیں کہ اُسے ریوڑ کی طرح ہانکا جائے

اور محبت ایسی چیز نہیں کہ جسے خریدا جائے!

ساہ پہ سر ءَ پہریز گان
دوستی پَر زور نہ بیت

ترجمہ:

جان کسی طرح نہیں بچ سکتی اور
زبردستی کی دوستی بھی نہیں ہوسکتی

دزیّ ءَ فقیر گار کنناں
ٹھپاں طبیب درماں کنناں
چریاڑہ چریا دراہ کنناں
عشق ءِ چریا دُراہ نہ نواں

ترجمہ:

دزیّ کو فقیر دُور کرسکتا ہے
زخم کو طبیب ٹھیک کرسکتا ہے

لیکن یہ حقیقت ہے کہ عشق کا دیوانہ
کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتا!

؎
عاشق نہ پھولاں ذاتاں

ترجمہ:
عاشق ذات پات کی تمیز نہیں کرتے

؎
مہر پہ چہار چی گپت بیت
یکے حیا، دومی ادب،
سیمی پروشین لستان
چارمی پر دست ءَ دیان (قبیل جت)

ترجمہ:
محبت کو چار چیزوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے
ایک حیا دوسری ادب،
تیسری خوش خلقی اور
چوتھی سخاوت

؎

غم خیال ء او عاشقی چاڑے
اے دگر مشغل او دگر کارے (عزت پنجگوری)

ترجمہ:
غم ایک طرح کا وقتی شغل ہے
اور عشق میدان طبع ہے جس کا غم سے کوئی تعلق نہیں!

ب

یاری ء سہ حور بھوریگی
یکے دیرہا، درے نیازی
دیگے پیرہا ویرانی
سہی ملکمیتغیں دروہانی

ترجمہ:
محبت اور دوستی تین باتوں سے ٹوٹتی ہے
ایک دور کی بودوباش،
دوسرا ویران بڑھاپا
تیسرا دھوکہ باز ملک الموت

دوستی اور محبت سے متعلق ذیل کی ضرب الامثال بھی بلوچ معاشرے میں دوستی کی صحیح اقدار بتاتی ہیں

سائین ءَ گوں مخّن کہ مزن ءَ بیت شموشیت

ترجمہ:

چھوٹوں سے دوستی نہ کرو کہ وہ فراموش کردیں گے

پیرین پہ مرغ ءَ نی تیارنت

ترجمہ:

بوڑھے بھی دوستی کے قابل نہیں کہ وہ موت کے انتظار میں ہیں

زائفغ ءَ پوریات پھوک انت

ترجمہ:

عورت بہر حال عورت ہے وہ اس معاملہ میں مجبور و معذور ہے

گوں ورنا ءَ اینا کن کہ آں گیر بریتی

ترجمہ:

لہذا نوجوانوں سے دوستی کر کہ وہ ہمیشہ اسے یاد رکھیں

عورت

عورت کو دنیا کی ہر مہذب سوسائٹی میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، بلوچ معاشرہ میں بھی اسے عزت وتوقیر حاصل ہے۔ ذیل کی ضرب الامثال عورت کے عمومی کردار کے بعض پہلوؤں کو پیش کرتی ہے، ان میں عورت کی عظمت اوراس عظمت کا وہ بنیادی جذبہ، جسے اُس نے انسانیت کے تحفظ سے حاصل کیا ہے اور پھر اُسی جذبہ سے اس کی عزت اور وقار بھی ہے لیکن جب وہ اس جذبہ سے محروم ہوجاتی ہے یا کوئی عورت ان بلندیوں سے گرتی ہے تو وہ کن پستیوں سے دوچار ہوتی ہے؟ یہ ضرب الامثال ان کیفیات کی ترجمانی کرتی ہیں

مُرغ، پرے، زال جرے

ترجمہ:

پرندہ پر سے اچھا لگتا ہے اور عورت لباس سے

دف نہ گھندی ڈر نواں دتاں

ترجمہ:

جب تک کوئی عورت خود نہ چاہے اس کی دانت نہیں ظاہر ہوتے

(یعنی عورت کی عزت اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے)

ے

زالاں کہ شا روے کیش، تہ

بتیں شِلّی ءَ جا بہ!

ترجمہ:

اگر عورتوں سے ملک فتح ہوسکتے تو

شِلّی بھی ہر دم کمر بستہ رہتی!

ے

ھال کہ زال و چُک دف ءَ کپتہ

تہ زال کہ جہان ءَ اپوہ بیت

ترجمہ:

جو بات عورت اور بچے کے منہ میں پڑگئی

سمجھو کہ وہ ساری دنیا پر آشکار ہوگئی

ے

جوائیں جن ءَ وراکھے گشی پھیریں
ہوازیں دگاں کھے گشی دیریں

ترجمہ:
خوبصورت عورت کو کون بوڑھی کہہ سکتا ہے
جیسا کہ سیدھے راستے کو دُور نہیں کہا جاسکتا

ے

آں کہ گشتی ءَ جنانی ءَ
آغیت بوژاں وسروکانی ءَ

ترجمہ:
عورت کی بات پر چلنے والا بالآخر
سسرال کا دستِ نگر ہوجاتا ہے

ے

آتکہ پہ عاس زیرغ ءَ
لوغ ءَ گودی بیث

ترجمہ:
آگ لینے آئی اور گھر کی
مالکہ بن بیٹھی

کھیٹرغ ء لجانی بلا ژرتہ
ڈھیلماں بازاراں بہائی ایں

ترجمہ:

محبوبہ جب شرم و حیا چھوڑ دیتی ہے تو
وہ بازار کی زینت بن جاتی ہے

پھیرین سَر، سُہرین سری
پہ لڑغ ء زیب نہ واث

ترجمہ:

بوڑھے سر پر سُرخ دوپٹہ پہن کر
اٹھلانا زیب نہیں دیتا

مرد

مرد کی حیثیت ہر معاشرہ میں اہمیت رکھتی ہے، دراصل مردانہ صفات کا حامل شخص ہی مرد کہلانے کا مستحق ہے۔ بلوچ معاشرہ میں مرد کا انسانی اوصاف جمیلہ سے مزین ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے، جس مرد میں انسانیت شرافت اور اخلاق نہیں، وہ بلوچ معاشرے میں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ یہاں تک کہ اُسے معاشرتی اور تہذیبی قدروں کا خائن سمجھا جاتا ہے۔

ے

شغان مُردم ءَ ژاتیغ دے ودھی بُریت

ترجمہ:

طعنہ مرد کے لئے تلوار سے زیادہ کاٹ رکھتا ہے

ے

مُرد ءَ وہار کھنت سیاہین ننگ (جوانسآل)

ترجمہ:

مرد کو بزدلی اور لڑاکو عورت ذلیل و خوار کرتی ہے

ے

لَغور مرد ءِ دوستی اژ بہادریں مرد ءِ دُژمنی جوان ئیں

ترجمہ:

بزدل مرد کی دوستی سے بہادر مرد کی دشمنی اچھی ہے!

ے

مرد کہ ستر زور آور انت • زال ءِ حضور ءَ نوکر انت

ترجمہ:

مرد ہزار طاقتور ہو بالآخر وہ عورت کے معاملہ میں بے بس ہے

ے

اے سومری بے سیتیں نہ پائیداراں مرد ماں (توکلی)

ترجمہ:

خوبصورت عورتیں، مردوں کے لئے ناپائیدار ہوتی ہیں

ے

مڑدم کہ پیر بیت جوفئی زیات بیت

ترجمہ:

مرد جب بوڑھا ہو جاتا ہے اس کی ہوس بڑھ جاتی ہے

مڑدے کہ توکل ءَ میٹرئی
کاراں واخدا جوڑئی

ترجمہ:

مرد کا کام توکل کرنا ہے کام کی تکمیل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

گستغاں اولی ہوت کلامانی
نی آغتہ بامری مَلامانی

ترجمہ:

پہلے زمانے کے مرد بہادر تھے
اب یہ دور نا اہل اور بزدلوں کا ہے

ے

بغائیں مزداں تیغ دے نہ گڈاں

ترجمہ:

بُزدلوں کو تلوار بھی نہیں کاٹتی

ے

مزارانی ہند نی تھولغاں گپتغاں

ترجمہ:

(شیروں) بہادر مردوں کی جگہ اب (گیدڑوں)
بزدلوں نے لے لی ہے

ے

توپک ہوتانی صالحاں
نی کھیت والاں زڑتغاں

ترجمہ:

بندوق پہلے زمانے میں بہادر مرد کی نشانی تھی
اب بیکار اور بُزدل بھی اسے اٹھائے پھرتے ہیں

ے

بور دف ءَ گون سَیَن غرمہ جنگیں

داں کھناں درکپتہ دف ءَ

ترجمہ:

سرخ منہ والے دشمن سے عمر بھر کی لڑائی

ہے اسلئے جوہوسکا کروں گا

ے

کھے سَیَن گبگریں سر ءَ گڈیث

من چیرلوی دروازغ ءَ ننکیث

ترجمہ:

کون ایسا بہادر ہے کہ میرا سر کاٹ کر

دروازہ پہ لٹکا سکتا ہے

جنگ وامن

جنگ اور امن کے متعلق بلوچوں کے اپنے کچھ نظریات ہیں وہ جنگ کو اپنی حفاظت خود اختیاری کے لئے آخری کوشش سمجھتے ہیں اور امن کو نہ صرف اپنے بلکہ عالم انسانیت کے لئے رحمت تصور کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک جنگ صرف اس صورت میں جائز ہے جبکہ مخالف، شرافت اور رواداری کی کوئی بات سننے کو تیار نہ ہو۔ اور وہ اپنی طاقت کے نشے میں مست ہو یا پھر اپنے حق کے لئے لڑنا جائز ہے کہ اسے شریعت بھی جائز قرار دیتی ہے

ذیل کی ضرب الامثال اس کی ترجمانی کرتی ہیں

؂

جواں نمیں جنگانی بدیں بولی
کھئے وتی مال و مڑد ماں رولی

ترجمہ:

جنگ کی بُری بات مت کرو
اس کیلئے کون اپنے آدمی اور مال برباد کرے!

ـــ

جنگانی دُشمن ویران ع
سیٹ ماں شکلیں حیران ع

ترجمہ:

جنگ قوموں کے لئے تباہی لاتی ہے
سلامتی صرف امن ہی میں ہے!

ـــ

مُرغ مُرداں پہ پڑوائے
بھائی گندغیں ڈائے

ترجمہ:

لڑائی بہادروں کا شیوہ ہے
مگر بُزدلی بہت بُری شے ہے

ـــ

جنگاں سادھے بی ثیں
سیوی بدبخت رِنداں!

ترجمہ:

جنگ میں اگر بھلائی ہوتی تو

رند قبائل سیوی کو چھوڑ جائے!

ے

چھو زمین ساڑتھیں کنگلو بازاراں کھناں
چھو زمین تپاَ گڑ لغور پہنادی ٹراں

ترجمہ:

جب امن ہوتا ہے تو آوارہ بیکار لوگ اکڑتے پھرتے ہیں
مگر لڑائی کے موقع پر یہ لوگ پہلو تہی کرتے ہیں

ے

گند کہ بازی بے دیں
گڑ ونغ ءِ دست ءِ وشیں

ترجمہ:

جب دیکھو کہ بازی ہار رہے ہو تو
کھیل کو ختم کرنا تمہارے بس میں ہے!

ے

دیز وَ دیما بنگلیں ورنا ءِ مرنت

ترجمہ:

میدانِ جنگ کی زینت بہادر نوجوان ہی ہوتے ہیں

بھوک

بھوک زندگی کی تمام رنگینیوں کو ختم کر دیتی ہے یہاں تک کہ بھوکا آدمی "روحانیت" کی تکمیل بھی نہیں کرسکتا۔ جو ایک انسان کے لئے ضروری ہے پھر وہ دوسرے کام کس طرح سرانجام دے سکتا ہے؟ بھوک سے متعلق بہت سی ضرب الامثال ہیں یہاں وہ ضرب الامثال پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں بھوک کی حالت میں پیدا ہونے والی بعض انسانی کیفیات کا اظہار کیا گیا ہے

داناں جایاں بیلاں گوازیناں

جتر ء ریشاں نہ رنگناں

ترجمہ:

بھوک سے کچے دانے کھالوں گا

لیکن عورتوں کی طرح چلتی نہیں پیسوں کا

ے
ٹری زائے تہ ہر جائے
بچے کھتاں دیر دا رے

ترجمہ:
بکری بالآخر بچہ تو جنے گی
مگر کھڑ (کھیں) کے لئے ترسا رہی ہے!

ے
مـــــــنتـــــــغیـــــــس مڑدہ ریش دی باریں
ترجمہ:
تھکے اور بھوکے آدمی کے لئے داڑھی بھی اپنی جگہ گویا ایک بوجھ ہے

ے
سی مُرگ ء کہ ورا شکار نہ ملی

ترجمہ:
یمرغ کو جب شکار نہیں ملتا
تو وہ اپنے بچے بھی کھا جاتا ہے

سہ
چھے ڈلغ چھے ڈلغ ءِ بسم اللہ
ترجمہ:
کیا سوکھی روٹی کا دلیہ اور کیا اس کی بسم اللہ!!

سہ
بسم اللہ گوں طعام یا بی،
ترجمہ:
کھانا ہوتو بسم اللہ پڑھی جاتی ہے

سہ
ہر کہ جھنڈ ءَ جتے ءَ بنڈیک انت

ترجمہ:

کوئی جتنے جتن کرے نصیب میں وہی گوشت کا ایک ٹکڑا ہی ہے!

ے

زُوار سئی نئے کہ پیادغے چہ حالیں

ترجمہ:

سوار کو پیدل چلنے والے کے حال کی کیا خبر

ے

مہ بریشاں کہ سہیل بوشتی!

ترجمہ:

کاش! ساون کے مہینہ تک بھیڑیں بچ جائیں!

ے

شد ءِ مرد گوں مزار ءِ میڑیتہ

ترجمہ:

بھوکا آدمی شیر سے بھی لڑتا ہے

ے

ڈومب شُدی بنتو

صاحبی سیران یاد کھناں

ترجمہ:

میراثی جب بھوکا ہوتا ہے

تو امیروں کی شادیوں کو یاد کرتا ہے!

گږنغ مزار ء گو مڑی!

ترجمہ:

بھوکا آدمی شیر سے بھی لڑتا ہے

حیا

حیا کو انسان کی غیرت وحمیت کے لئے بنیادی وصف قرار دیا گیا ہے اور اسے انسانی اوصاف حمیدہ میں اوّلیت کا درجہ حاصل ہے "الحیا نصف الایمان" کی ضرب المثل اس کی صحیح تشریح کرتی ہے۔ دنیا کی مہذب اقوام میں حیا و غیرت کو انسانی تہذیب کا لازمی جزو گردانا گیا ہے۔ بلوچ معاشرے میں بھی حیا کو انسان کا بہترین وصف سمجھا جاتا ہے یہاں تک کہ حیا کے بغیر وہ انسان کو غیر مہذب، جاہل اور بے غیرت بتاتا ہے ذیل کی ضرب الامثال اس کی صحیح تشریح کرتی ہیں۔

ء

حیا والا پٹ ءَ گو شہر اِشتا
بے حیا گوں پھونز بُرَغ ءَ شہر نئے شِتا

ترجمہ:

حیادار کو ملامت کرو تو وہ شہر بھی چھوڑ جاتا ہے
بے حیا کی ناک کاٹو تو اُسے کچھ نہیں ہوتا

ؔ

حیا نا چینکس ہورے
بے حیا دھگو زوریں
ترجمہ:
حیا ایک معمولی سی چیونٹی کی طرح سے ہے
اور بے حیائی بیل کی سی طاقت رکھتی ہے

ؔ

میار چہ ٹیلگاں دست ترانت
ترجمہ:
حیا آنکھ کی پتلی سی بھی پیاری ہے

ؔ

لَج ءَ گوں حیا ءَ گوشتہ منی شتاں
تودی منی پُشت ءَ یک و بیا
ترجمہ:
ننگ و ناموس نے حیا سے کہا کہ
میں چلا تو بھی میرے پیچھے چلی آ

؎

دپ کہ وارت چم ئے کاریت

ترجمہ:

منہ کھاتا ہے مگر حیا آنکھوں کو آتی ہے

؎

غیرت آپی ترپے گپت شُت

ترجمہ:

حیاوغیرت پانی کے قطرہ کی مانند ہے کہ ادھر گرا اور اُدھر خاک میں مل گیا

؎

حیا ءِ پوڑی آپ ءَ داتہ

ترجمہ:

حیا ایک قطرہ پانی ہی تو ہے!

؎

جوہر بلوچ ءِ غیرت انت

ترجمہ:

غیرت بلوچوں کا زیور ہے

جدو جہد

جدو جہد انسانی زندگی کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے، اس کے بغیر زندگی، زندگی نہیں اور ترقی و کامیابی کا تمام دار و مدار بھی جدو جہد پر ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کچھ نہیں بنتا بغیر حرکت کے کوئی کام نہیں ہوتا۔ انسانی زندگی نام ہی جدو جہد اور کامیابی کا ہے۔ جدو جہد اعلیٰ کارکردگی پیدا کرتی ہے، انسان اسی جدو جہد کے ذریعے اپنی روزی کمانے کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق بھی کر سکتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی عاقبت بھی سنوارے گا اور دنیا میں اسے عزت و شرف بھی حاصل ہوگا۔ جدو جہد سے متعلق ذیل کی بلوچی ضرب الامثال بتاتی ہیں کہ عمل اور کوشش ہی سے سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ صرف خیالات کی دنیا میں رہنے سے کچھ نہیں ملتا۔

ے شاشان نہ چنڈیت چہ گوات ؏
کوہ نئے خاک بیت چہ شہمات ؏

ترجمہ:

شاشان ہوا سے نہیں مل سکتا

پہاڑ تھپڑ سے خاک نہیں بن جاتا

ـ

ذال پچھ پھیغام ء بچاں نیاروں!

ترجمہ:

صرف شادی کے پیغام ہی پر عورت بچہ نہیں جنتی!

ـ

نان آسان پہ کار آسان

ترجمہ:

کام کرنے سے ہی روٹی آسانی سے ملتی ہے

ـ

وپتکیں مرد ء میش نر کاریت

ترجمہ:

سوئے ہوئے شخص کی بھیڑ نر بچہ جنتی ہے

شپ   چہ   تچک   روچ   نہ   بنت

ترجمہ:

رات بھاگنے سے کبھی ختم ہو کر صبح نہیں ہوتی!

شف   کپتو   لینیں   تہار

دست   جناں   کھایاں   زوار

ترجمہ:

رات کو یونہی تاریکی میں ہاتھ پاؤں مارنے سے صرف کنکر
ہی   ہاتھ   آتے   ہیں

گنج   بے   رنج   ء   نہ   بیت

ترجمہ:

دولت محنت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی

مڑدے   توکل   ء   میڑنی

کاراں   وت   خدا   جوڑنی

ترجمہ:

مرد کا کام ہمت و محنت ہے
اسکی تکمیل اللہ تعالے کے ذمہ ہے

؎

مال پہ ہڑ ء پچ نہ بیت

ترجمہ:

دولت لالچ نہیں، محنت سے ملتی ہے

؎

کار ء بکن پگّا رند ء مجّن چکّ ء

ترجمہ:

کام پختہ کرو یہاں تک کہ نشان نہ رہے

؎

ہماں کہ خواری کھشنت
آرام ء گو وراثت

ترجمہ:

جو بھر پور محنت کرتے ہیں وہی
آرام سے کھاتے ہیں۔

احتیاط و دُور اندیشی

احتیاط و دور اندیشی انسان کی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے، اور فضول خرچی اور عیاشی اُسے تباہ و برباد کر دیتی ہے محتاط اور دُور اندیش شخص زندگی میں ہمیشہ کامیاب و کامران رہا ہے۔ ذیل کی بلوچی ضرب الامثال انسان کو محتاط اور دُور اندیش ہونے کی تلقین کرتی ہیں تا کہ وہ دنیا میں اپنی زندگی اس طرح گزارے کہ اس کی عاقبت بھی بہتر ہو۔

ے زی ایں تحن منال گیران
من مشک ء پُر کناں زیراں

ترجمہ:
مُجھے کل کی پیاس یاد ہے اب
میں مشکیزہ ساتھ اٹھاؤں گا

ے
پیشغیں کار دو برا نویث

ترجمہ:
کیا ہوا کام دوبارہ نہیں ہوسکتا

بے بختے لوغ شئی
بخت والا ڈاہ کئی

ترجمہ:
کمبخت کا گھر جل جاتا ہے
اور بخت والا پہلے ہی مطلع ہوجاتا ہے

بُز وباہنگ ءَ مدَے ؤر ءَ
پُھر شتہ باہنگ بُز مُڑتھہ گر ءَ
ترجمہ:
بکری اور چوڑیوں پر پیسے خرچ کرنا فضول ہے
چوڑیاں جلد ٹوٹ جاتی ہیں اور بکری کو کوڑھ ہوجاتا ہے

لیڑو کھور تہ نیئیں کہ درنگ ءَ نہ گندغیں

ترجمہ:

شُتر زادہ اندھا تو نہیں کہ وہ گھائی کو بھی نہیں دیکھ سکتا

؎

کھنتیغیں تھک دف نئیت

ترجمہ:

تُھوکا ہُوا واپس منہ میں نہیں آ سکتا

؎

گوژو کہ گرانیں صبر ءَ آسانیں

ترجمہ:

گوشت اگر بھاری ہے صبر تو آسان ہے

؎

قدرے کمیثانی نہ زانت

بلاّں تہ ٹلی پیادغاں

ترجمہ:

اس نے گھوڑے کی قدر نہ کی

اب اچھا ہے کہ پیدل ہی چلتا رہے

ـ

گونئی ورے یک روشن ء ورے

موری ء رے ہر روش ء ورے

ترجمہ:

گائے سب کچھ ایک ہی وقت میں کھا جاتی ہے

مگر چیونٹی ہمیشہ ہی کھاتی رہتی ہے

ـ

چادُ ء ہمکھر دراژ کھاں

کہ اوجھر ء پچیں!

ترجمہ:

پاؤں اس قدر پھیلاؤ

جتنی دراز چادر ہو

شخصیّت اور ذات کی تعمیر

شخصیت اور ذات کی تعمیر انسانی فطرت کا ایک اہم تقاضا ہے اور انسان اپنی عقل
ودانش سے جو اُسے قدرت سے ملی ہے خود آگہی حاصل کرتا ہے۔ یہی خود شناسی و خود
آگہی اس کی شخصیت کی تعمیر کرتی ہے۔

بلوچ معاشرہ میں شخصیت کی تعمیر کو "اخلاقیات کی اعلیٰ اقدار" سے تعبیر کیا جاتا
ہے بلکہ اسے معاشرہ میں باوقار اور بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔ ذیل کی ضرب الامثال اس
حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں کہ صاحب کردار ہی "شخصیت" اور اس کی ذات دوسروں
کے لئے ایک مثال ہے

دریا   تحییں   دے   کونڈ   کھیٹ

ترجمہ:

دریا خشک بھی ہو جائے تب بھی گھٹنے گھٹنے پانی ہوتا ہے

ننگو   بسیں   ءُ   نہ   زہیری

ترجمہ:

سونے کو میل نہیں لگتی

ے

مُرتھغین خان ءَ ترہ

زندغیں ڈہپیل ءِ گہہ ان

ترجمہ:

مرے ہوئے خان سے تو

ایک زندہ لائق شخص بہتر ہے

ے

شف تہاریں دے ماث و گُہار ظاہریں

ترجمہ:

رات تاریک ہی سہی لیکن ماں اور بہن میں بہر طور تمیز ہو سکتی ہے

ے

من جناں ٹیہہ، من میاریگاں

ٹیہہ مناں جنت و من میاریگان

ترجمہ:

اگر غلام کو مارتا ہوں تو لوگ مجھے ملامت کریں گے
اور وہ مجھے مارے تو بھی میں ہی ملامت ہوں گا

ے

آ کارے کہ زر نہ کنت
چچ مہرے شر کنت

ترجمہ:

وہ کام جو دولت نہیں کر سکتی
محبت کرتی ہے

ے

کمینہ ء گوں مخن یاری ء
دائے شہر ء واتری ء

ترجمہ:

کمینہ فطرت شخص کی دوستی سے
شہر میں بدنام ہو جاؤ گے

ے

تیغ ء گوہر ء ہرجان انت

ترجمہ:

وہ بلوچ گوہر جتنی کے سر پر مارے گئے

سخاوت اور بخیلی

سخاوت اور بخیلی کو انسان کی زندگی میں بڑا عمل دخل ہے ایک وصف ہے اور دوسرا عیب، سخاوت، انسان کی بہترین خوبی گردانی جاتی ہے اور بخیلی عیب سمجھا جاتا ہے بخیل اور کنجوس آدمی کو کوئی بھی اچھا نہیں کہتا۔ لیکن اس کے مقابلے میں سخی شخص کی بڑی قدر کی جاتی ہے اور یہ اس لئے کہ تمام انسان اُس سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ بلوچی میں بھی سخی اور کنجوس سے متعلق بہت سی روایات اور ضرب الامثال ہیں بلوچ معاشرے میں سخی کو بہت بڑا مقام حاصل ہے اور بخیل شخص کو برا گردانا جاتا ہے۔

بیا کہ بہ تفاقے من تھراشاں
بخیلیں حاکماں کس نشی بُواں (سہنا بخش علی)

ترجمہ:

آؤ کہ میں تمھیں ایک نکتہ سمجھاؤں

کہ بخیل حاکموں کو کوئی نہیں پسند کرتا

داد نہ داشئی دمیرو پھلشئی

ترجمہ:

داد تو نہیں دی اُلٹا دمیرا (ساز) بھی چھیننا چاہتا ہے

ے

داداں ہماں مرد دیئنت

کہ پس تان پیرک ءَ داد واتگنت

ترجمہ:

بخشش وہی لوگ کیا کرتے ہیں جن کے

باپ دادا نے بخششیں دی ہیں

ے

مدے غریب ءَ مجن غریب ءَ

ترجمہ:

غریب شخص کو اگر کچھ دے نہیں سکتے تو اسے دھکے نہ دو

داتگیں داوانی پدا نامرد جنت

ترجمہ:
دی ہوئی بخشش کا پیچھا نامرد ہی کرتے ہیں

؎ مال صدقہ ئت سَرانی
سر یہ بچت شادہانی

ترجمہ:
مال سر کا صدقہ ہوتا ہے
اور سر کا بچ جانا ہر طرح بہتر ہے

؎ لوٹغ وردو ءِ دیغ درمان ءَ

ترجمہ:
مانگنا بُرا ہے دینا صدقہ ہے

؎ ہردار ءِ وتی برکتیں

ترجمہ:
ہر لکڑی کی اپنی قوت ہوتی ہے

اقوال و اِمثال

ادب کی اَصناف کی طرح ضرب الامثال کی بھی اقسام ہیں۔ بعض ضرب الامثال معلوماتی ہیں اور بعض واقعاتی، ان کے علاوہ ایک اور قسم بھی ہے کہ اس میں وہ ضرب المثل آتی ہیں جو اقوال کی حیثیت رکھتی ہیں بلوچی ضرب الامثال میں یہ قسم بھی پائی جاتی ہے یہاں وہ بلوچی ضرب الامثال پیش کی جارہی ہیں جو اپنی جگہ اقوال کی عامل ہیں۔ اور زندگی کے کسی نہ کسی پہلو کی عکاسی کرتی ہیں۔

داتغیں	زر	عاشقانی
وارتھغیں	مال	رستزانی
کُشتغیں	مڑد	حاکمانی

پیڈی دُھر ءُ پھوک انت

ترجمہ:

عشق اور عیش میں خرچ کی ہوئی دولت، درندوں کے کھائے ہوئے مویشی اور حاکموں کے قتل کئے ہوئے آدمی، ان سبکو ضائع سمجھو، کیونکہ ان کا بدلہ یا معاوضہ کسی بھی دور میں نہیں مل سکا

؎

کھنڈوخیں جن، ترندیں بور

تکاّئی دیاں بازیناں

سارتھیں ماذن و پچیں زال

خون ءِ من دل ءِ بازیناں

ترجمہ:

زیادہ ہنسنے والی الھڑ عورت

اور بد مزاج تُندخو گھوڑی

آدمی کو پریشان رکھتی ہے

اسی طرح سُست رفتار گھوڑی

اور خاموش و مغموم عورت

انسان کے دل کے خون کو جما دیتی ہے

(یعنی وہ ہمیشہ پریشان و مغموم رہتا ہے)

؎

موت ءِ نشان گرمیں تپ انت

ہور ءِ نشان وَنز و مَج انت

عشق ءِ نشان بر چکندگ انت

ترجمہ:

موت کی نشانی شدید نجا رہے
بارش کی علامت گردو غبار ہے
اور مسکراہٹ محبت کی پیغامبر ہے

مال پہ ہڑ ءَ مچ نہ بی
ساہ پہ مرے پہریزگ ءَ
دوستی پہ زور نہ بیت
دل کوتلی چی ءِ نہ ایت
مہر پہ بہا گپت نہ بیت

ترجمہ:

دولت لالچ سے جمع نہیں ہوسکتی
جان چرانے سے بچ نہیں ہوسکتی
دوستی کا معاملہ ہے زور کا نہیں
دل ہانک کرلیجانیوالی چیز نہیں
محبت خریدی نہیں جاسکتی

؎
لشکر ء جتمیں سبز بیت
اپ ء جتمیں سبز نہ بیت

ترجمہ:

لشکر کا مارا ہوا آدمی بچ سکتا ہے
لیکن پیٹ کا مارا ہوا (یعنی فضول خرچ) کبھی نہیں بچ سکتا

؎
ہیمغ جُوک و پھیریں زال
ورنائی سغرے سارا باڑا

ترجمہ:

ریت میں چلنا اور بوڑھی عورت سے محبت کرنا
جوانی میں عقل و ہوش ختم کر دیتے ہیں

۱؎ یہ ضرب المثل اس طرح بھی ہے۔
ہیمی لیتر و پھیریں زال   ورنائی ہوسر و جیسی انت

مہ پہ ملنگاں واشغاں
ششا او وبھیڈی گہاں
روشے بردار ءَ کھناں
ترجمہ:

وہ دولت ضائع جاتی ہے
جو عیاشی پر صرف ہوتی ہے
اس سے تو اس رقم کی واپسی کی کچھ توقع ہو سکتی ہے۔
جو جوئے میں لگائی گئی ہو

توڑیں نودکھنت مار مار ءَ

واہُو پہ بُہنت پہ تار ءَ

آف ءَ کھوشتنت گوں آف دار ءَ

ترجمہ:
بارش چاہے کتنی برسے اور

نہریں بھرپور ہیں لیکن پانی وہیں ٹھہرے گا

جو زمین اس کی پیاسی ہوگی

کھاری گرد بور بارغیں

ماہیں جَن و گوخ زاتغیں

آماں تھئی شئے اے نہ انت

ترجمہ:

اچھا بیل، تیز گھوڑی، خوبصورت بیوی

اور دودھ دینے والی گائے

یہ مرد کے لئے بخت کی علامت ہیں

واقعاتی کہاوتیں

ضرب الامثال ہر مہذب زبان وادب کا قیمتی اثاثہ ہے دنیا کی کوئی ایسی زبان نہیں جس میں ضرب الامثال نہ ہوں۔ ان کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی تخلیق میں عوام کا زیادہ حصہ ہے۔ یہ کہاوتیں کب اور کس طرح رائج ہوئیں۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ان کی زبان اور ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تخلیق و تدوین میں محنت کش عوام اور ان کے تجربہ کار جہاندیدہ لوگوں کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔

درحقیقت ضرب الامثال بھی لوک گیتوں کی طرح حالات وکیفیات کے تحت خود بخود جنم لیتی ہیں اور پھر وہ جلد ہی زبان زد عام ہو جاتی ہیں، اس لئے ہر علاقے کی کہاوتیں اپنے ماحول اور روایات کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں کہیں گہرا طنز ہوتا ہے اور کہیں مزاح، ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے تجربہ کے اظہار کے ساتھ ساتھ غیر شعوری طور پر اپنی سماجی زندگی اور معاشرہ پر تنقید کر جاتے ہیں ان کے علاوہ بعض

کہاوتوں (ضرب الامثال) کے سلسلے میں کچھ واقعات ملتے ہیں۔ جن سے ان کی تخلیق پر روشنی پڑتی ہے۔ یوں تو کہاوتوں کے پیچھے صدیوں کے تجربات ہوتے ہیں جن سے اہل کے عوام کے حالات زندگی اور تنقیدی شعور کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن بعض کہاوتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو واقعات کی نشاندہی اور عکاسی کرتی ہیں یہاں ایسی بلوچی واقعاتی کہاوتیں پیش کی جاتی ہیں جن کا کسی تخلیق میں واقعات کا بڑا حصہ ہے ہر کہاوت کسی واقعہ کی غماز ہے اور یہی غمازی اُسے حقیقت کا جامہ پہناتی ہے۔

مری قبائل میں ایک نامور سردار گزین خان گزرا ہے ایک دن جب وہ اپنے قبائلیوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ آپ ضعیف ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو نرینہ اولاد دے تا کہ وہ آپ کی جانشینی کا باعث ہو۔ گزین خان نے بروقت تو کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اس نے کہا

پوسغ ء ننگ بدین ء پچک جنکی ء گہیں
اڑ جنک ء لچ بدین ء زال سُنٹی ء گہیں

ترجمہ:

بدکار لڑکے سے معصوم بچی بہتر ہے اور
بدنام لڑکی سے پھر عورت کا بانجھ رہنا اچھا ہے

سردار گزین خان کا یہ قول ضرب المثل بن گیا۔ اور مری قبائل میں آج بھی مستعمل ہے

بالاچ، بلوچی ادب کے زرمیہ شاعر کے علاوہ بلوچوں کی قدیم تاریخ کا ایک نمایاں کردار بھی ہے، انسانی عزت وناموس اور مظلوم کی حمایت کے لئے وہ زندگی بھر بر سرِ پیکار رہا۔ ایک مظلوم بیوہ گجی کی حمایت میں اس دور کے ایک ظالم سردار بیورغ بُزو سے نبرد آزما ہوا۔ اور بڑی کاوش اور جدوجہد کے بعد بالآخر وہ کامیاب ہوگیا ذیل کی ضرب المثل اس واقعہ کے ایک پہلو کی ترجمانی کرتی ہے

آن مَرد کہ کھناں باھوتاں
نیم روشاں نزیشاں وہاواں

ترجمہ:
جو کسی مظلوم کو اپنے ہاں مہمان رکھتے ہیں
وہ دوپہر کو بے غم ہوکر نہیں سوتے

گوک پروش کی جنگ کے ہیرو میر بلوچ خان نوشیروانی جو اس جنگ میں شہید ہوگئے۔ انہوں نے جنگ کے دوران ایک مقولہ کہا جو ضرب المثل بن گیا

شعر

جنگ ءِ اولی گرمین ساعت

مردو نامرد ءِ دل ءَ سندیت

ترجمہ:

جنگ کی پہلی گرمجوشی سے بہادر

اور بزدل کا فرق معلوم ہوجاتا ہے

نوذبندغ بلوچوں میں زرزوآل کے نام سے مشہور تھے۔ انہیں جو کچھ ملتا تھا اُسے مستحقوں میں تقسیم کردیتے۔ ذیل کی ضرب المثل انہی کے کارناموں پر روشنی ڈالتی ہے

شعر

من شہ داداں بند نباں

بند بخشغی مڑد ءِ نیاں

ترجمہ:

میں عطاو بخشش سے دست کش نہیں ہوسکتا

کیونکہ میں فطرتاً سخی ہوں

معزز اور بڑے بلوچوں کی باہمی تیس ۳۰ سالہ جنگ کا جو المناک نتیجہ نکلا اس

نے رند اور لاشار قبائل کو اس قدر کمزور کردیا کہ وہ اپنے ملک سے دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے، ہر اس جنگ کی ابتداء، گوہر نامی ایک مالدار جت خاتون کے شتر زادوں کے قتل سے ہوئی۔ جانبداری نے اُسے اہم معاملہ بنا ڈالا۔ اور یہ واقعہ ایک طویل تاریخی جنگ کا باعث بنا۔ رندوں نے ترکوں سے مدد حاصل کی اور لاشاریوں نے کلہوڑوں کے ساتھ دی گانٹھ لی لیکن اس کے باوجود رند اور لاشار میں سے کوئی بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ اس دور کی تاریخی گواہ ہے کہ بعد میں ترکوں نے دونوں کو ملک سے نکال دیا۔ ذیل کی ضرب المثل اس جنگ کے انجام پر ایک گہرا طنز ہے

آں کہ جس دوز واہشاں

ترکاں تہ حیرا گوازیتغاں

ترجمہ:

وہ جنہیں (اشارہ میر چاکر اور

بیبرگ اور گوہر اور گراناز کی

طرف ہے) اپنی محبوبائیں بیحد پیاری

تھیں ترکوں نے انہیں ملک بدر کردیا

لاشار قبائل کے سردار میر گواہرام کے بیٹھے میر حمزہ سے بھی ایک ضرب المثل منسوب ہے جو اس جنگ کے المناک انجام کی طرف ایک واضح اشارہ ہے۔ بلکہ اس میں

ـــ

ترکاں مئیں براث بنگویں
باھی سَرا اے گیشتغیں
لہمیں دریائی ورکیتغاں

ترجمہ:

افسوس! ترکوں نے میرے پیارے بھائیوں
کو عزت وشان سے محروم کر کے تیز و تند
دریاؤں کے پار بھجوا دیا

علاقہ سَری میں ''بیجی'' ایک بڑی شوریدہ ندی ہے اور ''ڈاڈا'' ایک بڑا برساتی نالہ ہے جو سیلاب کے دنوں میں ''بیجی'' میں آ کر گرتا ہے اس سے بیجی ندی گویا دریا بن جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ سیلاب کے دنوں میں ایک مری کاہاں سے روانہ ہوا۔ اس خیال میں کہ بیجی ندی اپنے معمول کے مطابق بہہ رہی ہوگی۔ لیکن جب وہ ندی کے قریب پہنچا۔ تو اس نے ندی کو لبالب پایا ذرا آگے گیا تو برساتی نالہ ڈاڈا کو اس میں ایک مقام پر شامل ہوتے دیکھا۔ ایک تو ندی میں سیلاب تھا مزید سیلابی نالہ کی شمولیت سے اس میں

پوری طرح طغیانی آ گئی تھی۔ بیچارا مری واپس لوٹا۔ اس نے اس واقعہ پر ذیل کی ضرب المثل کہی جو آج بھی مشہور ہے۔

یکے تہ . بیجی گنوخے
ڈبھی ڈاڈا دے آوارہ بیشی

ترجمہ:

ایک تو بیجی خود بہت بڑی ندی ہے اس پر
طرہ یہ کہ ڈاڈا بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے

اور یہ ضرب المثل ایسے موقعہ پر استعمال ہوتی ہے کہ جب کہیں جانا ہو اور راہ میں پیہم ناکامیاں پیش آئیں۔

مری قبائل کے ویلس میں بھڑے ڈغار ایک ریتلی زمین ہے۔ ایک مری شخص کو ایک رات وہاں بسر کرنی پڑی، رات بھر وہ ٹھنڈی ریت پر تڑپتا رہا۔ صبح ہوتے ہی وہاں سے روانہ ہوا۔ جب اس سے احوال پرسی ہوئی۔ تو اس نے اپنا حال بیان کرتے ہوئے بھڑے ڈغار پر شب بسری کا ذکر بھی کیا جس سے یہ ضرب المثل مشہور ہو گئی۔

شف ساڑتھیں، بہڑے ڈغار
دست جناں، کھایاں زوار

ترجمہ:
رات بھی سرد ہے اور بہڑے ڈغار بھی
زمین پر ہاتھ مارو تو ٹھنڈی ریت پر ہاتھ لگتا ہے

یہ ضرب المثل ایسے موقعہ پر کہی جاتی ہے جبکہ کوشش کے باوجود کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔

بالگتر مکران میں ایک ایسی تاریخی جگہ ہے کہ آبادی و کاشتکاری کی وجہ سے اس نے علاقہ بھر میں نام پیدا کیا۔ میرو اس جگہ کا سردار تھا لیکن بہت بے پرواہ تھا۔ اس نے اپنے ملک اور علاقے کی طرف کبھی توجہ نہیں دی۔ جس کی وجہ سے وہاں ویرانی ہوگئی اور آہستہ آہستہ وہ علاقہ ویران ہوگیا۔ وہاں کے لوگ ہجرت کر کے دوسرے علاقوں میں چلے گئے۔ اور اب بالگتر محض ایک چراگاہ جس کے آس پاس ویرانی اور جنگل ہے لوگ اب یہاں شکار کھیلنے آجاتے ہیں ہرنوں کے لئے بہترین چراگاہ ہے۔

یہ ضرب المثل ایک تاریخی پس منظر کو ظاہر کرتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ انسان کی غفلت ہی ایسے بُرے دن دکھائی ہے!

؎

چوکہ میرو گوں لڈ ۓ گنداں
بالگترے بورانی چراگ جاہ انت

ترجمہ:

میرو کی رفتار سے یہ اندازہ ہوتا ہے
کہ اس کی پہلی منزل بالگتر ہے!

شعری کہاوتیں

بلوچی لوک ادب میں ہمیں ایسی کہاوتیں (ضرب الامثال) بھی ملتی ہیں جو بعض بلوچ شعراء نے اپنی واقعاتی رزمیہ نظموں میں پیش کی ہیں، دراصل یہ کہاوتیں جو اشعار پر مشتمل ہیں۔ موقع کے مطابق کہی گئیں یوں سمجھیئے ان کی تخلیق میں کسی واقعہ یا جذبہ کا دخل ہے۔ بظاہر یہ اشعاری ہیں لیکن ان کی نوعیت درحقیقت کچھ ایسی ہے کہ یہ اپنی ایک خصوصی انفادیت کے لحاظ سے زبان زدعام ہونے کی وجہ سے کہاوت بن گئے ہیں۔ چنانچہ یہاں ایسی ہی کہاوتیں پیش کی جارہی ہیں جو مختلف اشعار پر مشتمل ہیں اور زندگی کے کسی ایک پہلو کی عکاسی کرتی ہیں۔

بالاچ گرگیچ، بلوچوں کا مشہور رزمیہ شاعر گزرا ہے وہ زندگی بھر اپنے مخالفوں کے خلاف نبردآزمارہا۔ ان کے خلاف اس نے باقاعدہ گوریلا جنگ جاری رکھی یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھوں مارا گیا اس نے اپنی رزمیہ نظموں میں بعض اشعار کچھ اس انداز میں کہے ہیں کہ وہ آج بھی کہاوت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور بلوچوں زبان زد عاصم ہیں

؎

کوہ انت بلوچانی کلات

آن بان اژ بازیں گیراں گہہ انت

وہ اپنے تجربے کی بناء پر کہتا ہے کہ ''پہاڑ بلوچوں کے قلعے ہیں اور ان کے جو بڑے محلات سے بہتر ہیں''۔ چونکہ وہ خود بھی ایک گوریلا کی حیثیت سے اپنے دشمنوں پر چھاپے مار کر پہاڑوں میں جا کر پناہ گزین ہوتے تھے اس لئے اس نے اس کیفیت کو شعر میں بیان کیا گیا اور پھر شعر کہاوت بن گیا۔

کہتے ہیں کہ ایک دن وہ خلاف معمول اپنے چند ساتھیوں سمیت دن دہاڑے اپنے دشمنوں پر حملہ آور ہوا۔ اسے منہ کی کھانی پڑی۔ بلکہ مشکل سے جان بچا کر ایک پہاڑ میں پناہ لی۔ اس واقعہ کو اس نے نظم کیا ہے جس کا یہ شعر کہاوت (ضرب المثل) کی حیثیت اختیار کر گیا۔

؎

شاہی توبہ ایں بالاچ ءَ گوں

روش ریملاشیں جنگ ءَ!

ترجمہ:

یعنی بالاچ کو اب ہدایت مل گئی

کہ وہ آئندہ دن دہاڑے حملہ آور ہو!!

اپنی ایک طویل واقعاتی نظم میں بالاچ نے بلوچوں کی زندگی کے پکھ معاشرتی پہلو پیش کئے ہیں اس میں یہ دو شعر ضرب المثل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ے

آں مرد کہ حوناں گیرنت
واب اش تلارانی زہ انت

ترجمہ:
جو اپنے ناموس کا انتقام لینا چاہتے ہیں
وہ چٹانوں کی نوکدار چوٹیوں پر سوتے ہیں

ے

مے برات تلاریں اسپر انت
مے عاریف مزن تاپیں لُڈانت

ترجمہ:
چوڑی ڈھالیں ہمارے بھائی ہیں اور
چوڑے پھل والی تلواریں ہمارے بزرگ ہیں

رحم علی مری بلوچوں کا عظیم رزمیہ شاعر تھا۔ اس کی شاعری جنگی حالات و

واقعات سے پُر ہے اس کے بعض اشعار مری قبائل میں ضرب المثل کے طور پر مشہور ہیں۔ دوران جنگوں میں خود بھی شامل تھا جو انگریز اور مری قبائل کے مابین ہوئیں۔

ہڑب کی مشہور جنگ پر رحم علی نے ایک رزمیہ نظم لکھی۔ یہ شعر اسی نظم کا ہے جو ضرب المثل کے طور پر مستعمل ہے۔

؎

در جنگ ءَ کھے رندی
کھناں چھو کہ جہاں گندی

ترجمہ:

جنگ سے کون ڈرتا ہے
ہم ایسے لڑیں گے کہ دنیا دیکھے گی

رحم علی کا یہ طنزیہ شعر بھی ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے

؎

نیم وتی زہبے نہ گندیت نیم واریت چاکراں
نیم گوں شاذہ مراداں نیم ناریت پہ غماں

ترجمہ:

بعض روٹی کے لئے ترستے ہیں اور
بعض کے ہاں ملازم ہیں بعض شادان ہیں اور بعض دکھی

توکلی مست بلوچوں کے صوفی منش شاعر گزرے ہیں۔ انکی شاعری عشق ومستی کی شاعری ہے لیکن ان کے بعض اشعار ضرب المثل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ذیل کے شعر بھی کہاوت کے طور پر کہے جاتے ہیں۔

سه

سومری بے شیلیں نہ پائداراں مڑدماں
رہنے کھشاں، کھلاں گوتھنی کیں دلاں

ترجمہ:

غیر محرم عورتیں مردوں کے لئے ناپائدار ہیں
انکی دوستی بے سود ہوتی ہے یہ ہوس کے اونچے
پہاڑ پر پہنچا کر وہاں پیاسے دل کے ساتھ چھوڑ
دیتی ہیں۔

بلوچوں کے نامور اور مشہور شاعر بیورغ کا یہ شعر ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے۔

سه

سردار کہ دُز ءِ یار بیت
ناموس و ننگے گار بیت

ترجمہ:

جب کوئی سردار چوروں کا طرفدار بن جاتا

ہے تو قومی ننگ و ناموس ختم ہوجاتا ہے

کہتے ہیں کہ ایک بلوچ نوجوان بڑا فضول خرچ تھا کمائی سے زیادہ خرچ کرتا تھا کسی بزرگ نے اسے ایک دن ٹوک دیا وہ مقولہ ضرب المثل بن گیا۔

ے

آہر ءِ وشحال کس ءَ نہ دیست

کہ کھٹ ءَ نوزدہ خرچے بیست

ترجمہ:

اس حالت سے تو کوئی آسودہ نہیں ہو

سکتا کہ وہ کمائے انیس اور خرچ کرے بیس!

مُنتخب ضَرب الامثال

(متل او مثل)

ئے

نوذ گوارنت تہ گوارغش بُوانیں

نہ گوارنت تہ سا سرے سارتھیں

ترجمہ:

اگر بارش برسے تو اس کا برسنا اچھا ہے

اگر نہ برسے پھر بھی اس کا سایہ ٹھنڈک پہنچاتا ہے

ئے

یک مردم تہ چتر ءَ گوات بارت

ترجمہ:

تنہا شخص کی چٹائی کو بھی ہوا اڑا کر لیجاتی ہے

ے

برات اگاں لیگارو پچار ماتیں
مہرئے چہ گل ءِ عالم ءَ زیاتیں

ترجمہ:

بھائی کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو اسکی
محبت ساری دنیا پر بھاری ہے

ے

ہردار ءِ وتی برکتیں!

ترجمہ:

ہر لکڑی کی اپنی طاقت ہوتی ہے

ے

امیرانی ہتھیاراں -- سلیمانی ریماں
گنوخ لپسک انت

ترجمہ:

امیروں کے ہتھیاروں اور ہری بھری
چراگاہوں کیلیے پاگل ہی للچاتے ہیں

ے

شال ء پوشے، پوشاک ء مشوش

ترجمہ:

قیمتی شال پہن کر بھی انسان کو شالوک

(بکری کے بالوں کی شال) کو نہیں بھولنا چاہیے

ے

پیل اگرچہ عاجز و خوار انت

پوست لیزو ء بار انت

ترجمہ:

ہاتھی اگر چہ ہر طرح عاجز و خوار ہے

تاہم اس کا چمڑہ بھی ایک اُونٹ کے بارے

(وزن) کسی طرح کم نہیں

ے

ہر کلاتے گوں واژہ بندیت

ترجمہ:

ہر قلعہ اپنے مالک کے ذریعے مضبوط رہ سکتا ہے

؎

ساہ ئیں درب کہ دبر ء سبز ء بیت

ترجمہ:

انسانی جان درب (خاص قسم کی گھاس) نہیں

کہ دوبارہ سر سبز ہو

؎

مری کہ طالع ء اشتہ

بژیر ء شیر علی کشتہ

ترجمہ:

مری، کو بخت نے چھوڑ دیا کہ بژیر

جیسے نالائق شخص نے شیر علی بہادر کو مار ڈالا

؎

کہنیں آف ء کس نہ ریشی

نوخیں آفانی گل ء

ترجمہ:

تازہ پانی کی خوشی میں کوئی باسی پانی کو نہیں گرا دیتا!

ے
داتغیں زر ءَ دست بدلی انت
آخر ءَ روش ءَ دیغ ءَ انت

ترجمہ:
نیکی کا بدلا بالآخر ملتا ہے
جس طرح قرض کی رقم واپس ملتی ہے

ے
کھئے وتی کہنیں انبل دیلاں
پہ بدو آنی گشتن ءَ کھلی

ترجمہ:
دشمنوں کے کہنے پر، پرانے
دوستوں کو کوئی نہیں چھوڑ سکتا

ے
سیریا بقال پہ زور
یا گامیش ءَ سگیت

ترجمہ:

دولت کی زیادتی بنیا برداشت کرتا
ہے اور گوشت کی زیادتی کو بھینس

؎

کھوریں چم وہاویں چہ کہ ہاغیں چہ

ترجمہ:

اندھا سویا ہو یا جاگ رہا ہو اس
کے لئے اس میں کوئی فرق نہیں

؎

خدائیہ درے بندی
تہ صد درے بوژی

ترجمہ:

اللہ تعالی ایک در بند کرتا ہے
تو سو دروازے درکھول دیتا ہے

؎

برات پہ وتی برات ءُ رھنگلیں گوک نمت
پرو بید بیہان بے روڈ ءُ دست شیر ءُ

ترجمہ:

ایک بھائی دوسرے بھائی کے لئے دودھ دینے
والی گائے کی مانند ہے جب چاہا دودھ نکال لیا

ؔ

مَہ تھُروس ژہ ہماں بلا
کہ شئے درمیان بیٹی

ترجمہ:

اس مصیبت سے مت گھبراؤ
کہ جس کی آمد میں ابھی رات درمیان میں ہے

ؔ

دشتغیں شیر کوداناں نواں

ترجمہ:

دوہا ہوا دودھ دبارہ تھنوں میں نہیں جا سکتا

ؔ

داتغیں زردست بدلی انت
آخرش ءَ روش ءَ دیغ ءَ انت

ترجمہ:

نیکی کا بدلہ بالآخر ملتا ہے جس طرح قرض کی رقم

واپس

ہوتی

ہے

؎

ہستی ء غلامے شرپس

نیستی ء ملوک ء گرزیں

ترجمہ:

امیر غلام اچھا ہے بہ نسبت نادار بادشاہ کے

؎

دست کہ بُرتی ہند ماں گرُدیتی

ترجمہ:

ہاتھ جب زخمی ہوجاتا ہے تو

اُسے گردن سے باند دیتے ہیں

؎

دان راہ من جنتریں

ترجمہ:

دانوں کا منہ بالاخر چکی ہی کی طرف ہوتا ہے

؎

پد کپتغیں دمب ء لغور

دیر گوں مراذاں گوں کھفاں

ترجمہ:

نکمے لوگ شادی اور خوشی کے

موقعہ پر بھی کام دکھاتے ہیں

ے
ویڑگاں گوں کھٹے بیگ بی!
ترجمہ:
جسے کتے کے ساتھ شامل کروگے، وہ کتا ہی بنے گا

ے
آں مرد کہ گھتاں یاری ء
داراں ماڑن و مہری ء
ترجمہ:
وہ جو واقعی عاشق ہوتے ہیں
گھوڑی اور اونٹنی رکھتے ہیں

ے
زور ء آپ سر بالائی روت
ترجمہ:
زور دار پانی اوپر کو چڑھتا ہے

ے
لوغ ء پہ جنغاں گار نواں

لوغ پہ گھرغاں گار باں

ترجمہ:

گھریلو رنجشوں سے نہیں بلکہ باہمی
نا اتفاقی سے گھر برباد ہوتا ہے

ے

آپ کہ تاں دیرا وشتیت
شونز کاریت

ترجمہ:

صاف و شفاف پانی دور ہی
سے دکھائی دیتا ہے

ے

یک جنت اندر ءَ
دو زحم بند نہ خت

ترجمہ:

ایک نیام میں دو تلواریں کبھی نہیں سما سکتیں!

ے

زوراخی آف شیراں و بزی بہاں!

ترجمہ:

زور آور شخص کا پانی اوپر اور نیچے ہر طرح بہتا ہے

ے

تہ ءَ جکّن کہ ڈپے وارت

ترجمہ:

وہ لباس زیب تن کرو جو تمہارے مطابق ہو

ے

چم پہ وتی عیب ءَ کور انت

ترجمہ:

آنکھ اپنا عیب نہیں دیکھتی

ے

خدا ءَ نہ گندے قدرتاں ءَ بگند!

ترجمہ:

خدا کو اسکی قدرت سے پہچانو!

ثقافتی ضرب الامثال

بلوچی زبان کی بعض ضرب الامثال ایسی ہیں کہ ان سے بلوچی ثقافت کے کسی ایک خاص پہلو کی عکاسی ہوتی ہے ایسی کچھ ضرب الامثال پہلے حصے میں بھی درج ہیں یہاں چند اور ضرب الامثال پیش کی جارہی ہیں

بلوچوں کی بادیہ پیمائی مشہور ہے۔ ذیل کی ضرب المثل اس کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کا محل استعمال، ایسے موقع پر ہوتا ہے، جب کارواں روانہ ہونے کے قریب ہو۔ اور اس وقت کوئی اس بات پر ضد کرے کہ اُسے سواری کے لئے اُونٹ یا گھوڑا دیا جائے جبکہ اہلِ کارواں کے پاس کوئی گنجائش نہ ہو۔

یہ ضرب المثل شاید کسی ایسی بڑھیا سے تعلق رکھتی ہے جس نے قافلے والوں کے ساتھ پیدل چلنے سے انکار کردیا تھا اور میر کارواں نے آگے بڑھ کر اُسے کہا۔

آنکھو، مَن تھرا باہنڑا پھرنغاں
تھ شئے مس پھدی لیروا زواروال

ترجمہ:

بڑھیا! ہم تجھے یہاں چھوڑنا چاہتے ہیں اور تو
کہتی ہے کہ مجھے اگلے اونٹ پر بٹھاؤ!!

بھیڑ بکری وغیرہ پالنا اور اپنے مال مویشی کو صحراؤں اور پہاڑوں میں چرانا، بلوچوں کا قدیم شغل بھی ہے، اور ذریعہ روزگار بھی، ان میں جو ذرا صاحب حیثیت ہوتا ہے وہ مال مویشی کے لئے کوئی چرواہا مقرر کرتا ہے۔ اور بسا اوقات چرواہے اور مویشی کے مالک کے درمیان تنازعہ بھی ہو جاتا ہے۔ ذیل کی ضرب المثل اس عالت کی ترجمانی کرتی ہے۔

نئے مالاں داراں
نئے شوانکاں گوں کھناں

ترجمہ:

نہ مال مویشی رکھوں گا اور
نہ چرواہا ہوگا!

ایسی ہی ایک اور ضرب المثل ہے جو ایسے موقعہ پر استعمال ہوتی ہے جبکہ دو آدمیوں میں کوئی سودا ہوا ہو۔ لیکن طے نہ ہو سکے۔ اس وقت ایک فریق دوسرے کو یہ

۔ال دے کر بات منا دیتا ہے

۔

نئے گھر تکا

نئے ہشیہ وڑتہ

ترجمہ:

نہ گدھی و وڑی نہ شکیزہ پھٹا

کاروبار میں دیانت داری ضروری ہے، بلوچوں کے ہاں بھی کاروباری امور کے لئے انسان کا دیانتدار ہونا لازمی ہے۔ لین دین کے سلسلے میں حقیقتِ حال سے واقف کرنا دیانتدار تاجر اور کاروباری کا شیوہ ہے، ذیل کی ضرب المثل ایسی ہی دیانتداری کی طرف نشان دہی کرتی ہے۔

۔

میشے کہ نر میشے ہمیشے!

ترجمہ:

بھیڑ ہے کہ نر دُنبہ یہی کچھ ہے!

میر چاکر خان رند، رند بلوچوں کا بڑا بہادر اور بے باک سردار تھا اُسے کوئی شخص کسی چیز کا لالچ نہ دے سکا۔ اس بارے میں اُس کا کردار نہایت ہی صاف اور بے داغ ہے، ذیل کی ضرب المثل بتاتی ہے کہ میر چاکر خان اچھا شکاری اور گوشت خور تھا لیکن

چاکر ءَ ڈینگری آں مہ ٹہیں!

ترجمہ:

میر چاکر کو چرب دار شکار کا لالچ نہیں دیا جاسکتا

بیبرگ (بیورغ) بلوچوں کا نڈر کمانداز اور بہادر جرنیل تھا، وہ جہاں نڈر اور بہادر تھا امن پسند اور صلح جو طبیعت کا مالک بھی تھا اُسے اپنے مخالفین اور دشمنوں کی طرف سے ہمیشہ خطرہ رہتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اُنہیں خاطر میں نہیں لاتا تھا ایک مرتبہ کسی نے اُسے ایک طاقتور دشمن کے بُرے ارادہ سے آگاہ کیا بیبرگ نے برجستہ یہ جواب دیا۔

کھئے مئیں گہگریں سر ءَ گڈیت

مس ھریوی دروازغ ءَ ٹنگیت

ترجمہ:

کون ایسا بہادر ہے جو میرے سر کو

کاٹ کر اپنے دروازہ پر لٹکانے کی

ہمت رکھتا ہے!

بیورگ کا یہ شعر، بہادر بلوچ اکثر ایسے موقعہ پر دہراتے ہیں جبکہ انہیں اپنے کسی دشمن کی طرف سے چیلنج کیا جاتا ہے!

جب کسی قوم کا کوئی فرد اپنے مقصد میں ہمت ہار بیٹھا ہے تو یہ عام دستور ہے کہ اُسے غیرت دلانے اور اس کے جذبہ عمل کو اُبھارنے کے لئے تاریخی واقعات اور قومی روایات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ بلوچ قبائل کا بھی یہی دستور ہے بلکہ یہاں ''قبائلی عصبیت'' اور ضرب الامثال سے کام لیا جاتا ہے، ایسی ایک ضرب المثل یہاں پیش کی جاتی ہے جو اس مفہوم کو ادا کرتی ہے کہ جب کہ نوجوانوں سے کچھ نہیں ہوسکتا تو بڑے بوڑھے ہمت کر کے کام کی تکمیل کرتے ہیں

ے

پھیریں مڑدءَ دیغءَ گوخ گزدینتہ

ترجمہ:

بڑے میاں نے ہمت کر کے
گمشدہ گائے کو تلاش کر ہی لیا!!

ہمت اور بہادری سے متعلق ذیل کی ضرب المثل بھی بلوچی ثقافت کے ایسے ہی ایک پہلو کی عکاسی کرتی ہے۔

ے مڑد بیتغیں مڑدے چھیندغیں
بغائیں مڑدے شہریں

ترجمہ:

مرد بلاآخر بہادری سے لڑکر جان دے دیتا
ہے اور اپنی یادگار چھوڑ جاتا ہے اور بزدل شخص
اپنی جان بچانے کے لئے جنگلوں میں چھپتا
ہے یہاں تک کہ شہر میں آجاتا ہے مگر کوئی
مقام پیدا نہیں کرسکتا!

ضعیف اور کمزور پر ہاتھ اٹھانا ہر مہذب سوسائٹی میں معیوب ہے، بلوچ معاشرہ میں بھی کمزور اور مظلوم پر ہاتھ اٹھانا نہایت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ "بقال" یعنی بنیا ہندو ہونے کی وجہ سے اس معاشرہ کا نہایت ہی کمزور اور قابلِ رحم فرد ہے۔ اس کو ستانا یا پیٹنا بلوچ معاشرہ کے اصول کے خلاف ہے ذیل کی ضرب المثل اس ثقافتی پہلو کی نمائندگی کرتی ہے کہ بلوچ کے لئے یہ بات نہایت ہی معیوب ہے کہ اگر وہ اپنے مخالف کو گزند نہیں پہنچا سکتا تو اس کی بجائے اس کے ہندو مہاجن کو نقصان پہنچائے اس لئے یہ ضرب المثل طنزیہ پہلو لئے ہوئے ہے۔

دست نہ ئُچی سیال ءَ جن بقال ءَ

ترجمہ:

جب ہاتھ اپنے مخالف تک نہیں پہنچ
سکتا تو اُس کا ہندو مہاجن ہی سہی؟!

اپنے ساتھیوں اور دوستوں سے جب کسی کو نقصان پہنچتا ہے تو دل دکھتا ہے، بلوچوں میں اس کیفیت سے متعلق ایک ضرب المثل بہت مشہور ہے اور جس انداز سے اس میں پوری کہانی کو پیش کیا گیا ہے اس کی مثال دنیا کی کسی دوسری کہاوت میں نہیں ملتی۔ قصہ یوں ہے کہ ایک کتا دوسرے شہر جانا چاہتا تھا۔ اُس نے ایک واقف حال کتے سے اس کا ذکر کیا۔ لیکن دوسرے دن وہ اپنے شہر میں پایا گیا اس واقف حال نے کہا کہ تم نے تو دوسرے شہر کا ارادہ کیا تھا۔ دُکھی کتے نے جواب دیا کہ میں وہاں گیا تو تھا مگر یاروں نے نکلنے نہ دیا۔ بلکہ ان کی مدد سے جلد ہی یہاں پہنچ گیا یہ ضرب المثل اس طرح ہے۔

چھی ئے وَت تچکاں
چھی ئے براتانی مدد پیشہ

ترجمہ:
کچھ میں خود دوڑا کچھ میرے
بھائیوں نے دوڑنے میں مدد کی

زندگی گزارنے کے لئے ہے اور دانشمندی یہی ہے کہ اسے سلیقے سے گزارا جائے۔ زندگی بسر کرنے کے لئے کبھی ایسی راہ اختیار نہ کی جائے جہاں غم واندوہ اور یاسیت وقنوطیت کے گرانبار سائے زندگی کی روشن راہوں میں آہنی دیوار بن کر حائل ہو جائیں۔ زندگی جہاں کہیں بھی ہو۔ ہمیں بھاگتی اور دوڑاتی نظر آنی چاہیے۔ زندگی کو

ہمیشہ تگ ودو، دوڑ دھوپ اور جدوجہد کی راہوں میں رہنا چاہیے۔ ورنہ زندگی کے اصل مقصد کے ساتھ مشیت کا منشا بھی دم توڑ کر رہ جائے گا زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیے؟ اس کے متعلق بلوچی ادب میں بعض اچھی کہاوتیں ہیں۔ ذیل کی ضرب المثل اس دنیا اور عقبیٰ کی زندگی پر پوری روشنی ڈالتی ہے اس میں ہدایت بھی ہے اور نصیحت بھی، بلکہ ایک لحاظ سے اس میں بہت کچھ ہے۔

وارتھغیں سیت و داثغس دیمی توشغاں

مال ہوان گار بیتغاں کہ ملشکانی دیم عداشغاں

ترجمہ:

جو کچھ جائز طریقہ سے کمایا اور کھایا اُس میں

دنیا کا فائدہ ہے اور زندگی میں جو غریبوں کو

دیا، وہ تمہارے لئے عقبیٰ کا توشہ ہے البتہ اس

دولت کو ضائع سمجھو جو عیش و عشرت میں خرچ

ہوئی اس کا کہیں بھی کوئی اجر نہیں!

گنج بے رنج ءَ نیست!

ترجمہ:

زندگی میں ہر طرح کا سکھ اور دولت، دُکھ سہنے
کے بعد حاصل ہوتے ہیں

ہر انسان کی زندگی کا ایک مقصد ہوتا ہے اور اس کے لئے جد وجہد کرتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنا مقصدِ حیات تعین نہیں کرتا تو وہ زندگی بھر بھٹکتا رہتا ہے۔ ذیل کی بلوچ ضرب المثل ایسے ہی غیر مستقل مزاج شخص سے متعلق ہے جو کبھی زندگی کا ایک مقصد متعین نہیں کرتا!

دو گِدرا یَہ مشت مبنت نوی!

ترجمہ:

ایک ہاتھ میں دو خربوزے نہیں آسکتے!

سوسائٹی میں بُرے اور بدنام شخص کے متعلق اردو زبان میں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ بد سے بدنام بُرا۔ اس مقصد کے لئے بلوچی زبان میں بھی ایک ضرب المثل ہے لیکن یہ جس انداز میں کہی گئی ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔

ؔ
ٹُرک کہ واڑتھ دے دَف سُہریں
تواڑتھ دے دف سُہریں

ترجمہ:

بھیڑیا، اگر شکار نہ بھی کرے اس کا منہ ہر وقت
خون آلود سرخی لئے ہوئے ہے

ایک وقت ایک شخص ایک کام ہی بہتر طور پر سرانجام دے سکتا ہے بہ یک وقت کئی کام کرنے سے کسی ایک کام کی بھی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سب کچھ ادھورا رہ جاتا ہے، ذیل کی ضرب المثل اس کیفیت کو پیش کرتی ہے۔

ؔ
دل حیالانی گھوڑواں تنکہ
پھمبھڑواں پھڑتو مال نہ چاریتہ

ترجمہ:

دل تو کسی کے خیال و فراق میں مبتلا ہے اور تم مجھے
(خالی پھمبھڑوں سے) مویشی چرانے کو کہتے ہو!

جب کسی پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس حالت کو اندازہ ہوتا ہے اور اس کا اظہار

ہی صحیح طریقے سے وہی کر سکتا ہے ذیل کی ضرب المثل میں اس کیفیت کو آگ سے تشبیہ دے کر صحیح عکاسی کی گئی ہے

آشی ہواں ہند کہ ہمودا آس بلی

ترجمہ:

آگ کی جلن کا اندازہ اُس زمین کو
ہوتا ہے جہاں آگ جلتی ہے

بلوچستان میں اکثر علاقے ویران اور بے آب وگیاہ ہیں سالہا سال کے بعد کہیں بارش ہوتی ہے اور اگر کسی جگہ کچھ عرصہ کے لئے پانی مل جاتا ہے تو وہاں آبادی ہوجاتی ہے۔

علاقہ مری میں بارش بہت کم ہوتی ہے سیلابی ندیاں بارش کے دنوں میں پانی لاتی ہیں تو نشیب میں ایک عرصہ تک پانی ٹھہرا رہتا ہے اس سے زمین بھی سیراب ہوتی ہے اور پینے کے کام بھی آتا ہے۔ یہاں نیساؤ ایک مقام ہے وہاں اکثر آبادی ہوتی ہے زمین زرخیز ہے ذیل کی ضرب المثل سے پانی کی اہمیت اور سرسبز خطے کی ضرورت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ـــ

نیساؤ مخاں کہ گوخ بھانساں

ترجمہ:

نیساؤ کی سرسبزی کا ذکر نہ کرو کہ گائے بھاگنے لگے گی

یہ ضرب المثل بھی ایسے ہی موقعہ کے لئے کہی گئی ہے۔

ـــ

ہیکو جنت علی نے انت کہ مستغ وار تغت گوخانی

ترجمہ:

ہر روز جنت علی کہاں کہ گائے کا دہی میسّر ہو

(بشکریہ: میر محمد خان مری)

عبدالرحمٰن غور ۱۰/ مئی سال ۱۹۱۹ء، چہ بی ءَ ہپت میل دُور کچھ دلہاری خان نامی میتگے ءَ ودی بوتگ۔ آئی ءِ پت ءِ نام منشی لعل خان بوتگ۔ آئی ءَ سال ۱۹۵۷ءَ یک پنچگی تاکبند یے "میثاق الحق" ءِ نام ءَ بندات کت۔ بلے تنگدستی ءَ زوت وتی پنچگ شہار داتنت ءَ تاکبند ءَ را وتی ہر جان جت ءَ غور ءَ را پہ نوکیں روزگارے ءِ شوہاز ءَ لاچار کت۔ اے رِدءَ آشال ءَ اتک ءُ روتاک زمانہ ءِ جاہ گیر بوت۔

عبدالرحمٰن غور ءَ 8/ مارچ 1984 ءَ اے کوڑیں دنیائے یلہ دات ءُ وتی مدامی ہنکین ءَ شت۔

عبدالرحمٰن غور ءِ اے جل ءَ گالوارانی کتاب دست رس ءَ نہ بوہگ ءِ سبب ءَ دوار چاپ ءُ شنگ بوہگ ءَ انت۔

چھاپ ءُ شنگ بوتگیں کتاب:

☆۔ نغمہ کہسار	(کوہنیں بلوچی شاعرانی بارو ءَ)
☆۔ پھندے	(اُردو شعرانی دپتر)
☆۔ متاع بردہ	(اُردو شعرانی دپتر)
[illegible]ری جدوجہد	(رواننگ اُردو)
☆۔ ڈگار ءِ کِتہ۔	☆۔ بلوچی لوک کہانیاں
☆۔ ناقابل فراموش	(اُردو آزمانک)
☆۔ پشتوزوان ولوزانک	☆۔ عالیہ (کِتہ)

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

ISBN : 978 - 969 - 9768 - 35 - 4